Postal Reg. No. L/P/GDP-1 DEC 2007

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 56

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 33

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

2 شعبان 1428 ہجری 16 ظہور 1386 ہش 16 راگست 2007ء

اخبار احمدیہ

قادیان 8/اگست 2007 (ایم ٹی اے)
سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

جوشخص کسی نیک کام اور ہدایت کی طرف بلاتا ہے اس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا ثواب اس بات پر عمل کرنے والے کو ملتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ

وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّۃٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔
کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَلَوْ اٰمَنَ اَھْلُ الْکِتٰبِ لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ مِنْھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَکْثَرُھُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ (سورہ ال عمران آیت ۱۰۵ اور ۱۱۱)

ترجمہ: اور تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہئے جس کا کام صرف یہ ہو کہ وہ (لوگوں کو) نیکی کی طرف بلائے اور نیک باتوں کی تعلیم دے اور بدی سے روکے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔
تم سب سے بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے (فائدہ کے) لئے پیدا کیا گیا ہے تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لاتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا۔ ان میں سے بعض مومن بھی ہیں اور اکثر ان میں سے نافرمان ہیں۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، یا تو تم نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سخت عذاب سے دو چار کرے گا۔ پھر تم دعائیں کروگے لیکن وہ قبول نہیں کی جائیں گی۔
(ترمذی ابواب الفتن باب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے جو شخص برائی دیکھے اور اس میں اس کے روکنے کی مؤثر طاقت ہو تو وہ اس کو اپنے ہاتھ سے روک دے اور اگر اس میں ایسا کرنے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکنے کی کوشش کرے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو یعنی اس کی بات کا اثر نہ ہو تو دل میں برا منائے اور یہ کمزوری کے لحاظ سے ایمان کا آخری درجہ ہے یعنی اگر برائی کو دل میں بھی برا نہ مانے تو اس کے ایمان کی کیا قدر و قیمت! (مسلم کتاب الایمان باب بیان کون النھی عن المنکر من الایمان وابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی نیک کام اور ہدایت کی طرف بلاتا ہے اس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا ثواب اس بات پر عمل کرنے والے کو ملتا ہے اور ان کے ثواب میں سے کچھ کم نہیں ہوتا ہے اور جو شخص کسی برائی اور گمراہی کی طرف بلاتا ہے اس کو بھی اسی قدر گناہ ہوتا ہے جس قدر کہ اس برائی کرنے والے کو گناہ ہوتا ہے اور اسکے گناہوں میں کوئی کمی نہیں آتی۔ (مسلم کتاب العلم باب من سن حسنۃ اوسیئۃ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم رکھتا ہے اور جو اس کو توڑتا ہے ان لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے ایک کشتی میں جگہ حاصل کرنے کے لئے قرعہ ڈالا، کچھ لوگوں کو اوپر کا حصہ ملا اور کچھ کو نیچے کی منزل میں جگہ ملی جو لوگ نیچے کی منزل میں تھے وہ اوپر والی منزل میں سے گزر کر پانی لیتے تھے پھر انہیں خیال آیا کہ خواہ مخواہ اوپر کی منزل والے لوگوں کو تکلیف دیتے ہیں۔ کیوں نہ ہم نیچے کی منزل میں سوراخ کرلیں اور وہاں سے پانی لے لیا کریں اب اگر اوپر والے ان کو ایسا احمقانہ فعل کرنے دیں تو سب غرق ہونگے اور اگر ان کو روک دیں تو سب بچ جائیں گے۔
(بخاری کتاب الشرکۃ باب ھل یقرع فی القسمۃ والاستھام فیہ)

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

''اس پر بھی غور کرنا چاہئے کہ جس حالت میں خدا تعالیٰ نے ایک مثال کے طور پر سمجھا دیا تھا کہ میں اس طور پر اس اُمت میں خلیفے پیدا کرتا رہوں گا جیسے موسیٰ کے بعد خلیفے پیدا کئے۔ تو دیکھنا چاہئے کہ موسیٰ کی وفات کے بعد خدا تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا۔ کیا اُس نے صرف تیس برس تک خلیفے بھیجے یا چودہ سو برس تک اس سلسلہ کو لمبا کیا۔ پھر جس حالت میں خدا تعالیٰ کا فضل ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہیں زیادہ تھا چنانچہ اُس نے خود فرمایا وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا۔ اور ایسا ہی اس اُمت کی نسبت فرمایا کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تو پھر کیونکر ہو سکتا تھا کہ حضرت موسیٰ کے خلیفوں کا چودہ سو برس تک سلسلہ ممتد ہو اور اِس جگہ صرف تیس برس تک خلافت کا خاتمہ ہو جائے اور نیز جبکہ یہ اُمت خلافت کے انوار روحانی سے ہمیشہ کے لئے خالی ہے تو پھر آیت اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کے کیا معنے ہیں کوئی بیان تو کرے۔ مثل مشہور ہے کہ او خویشتن گم است کرا رہبری کند جبکہ اِس امت کو ہمیشہ کے لئے اندھا رکھنا ہی منظور ہے اور اِس مذہب کو مُردہ رکھنا ہی مدنظر ہے تو پھر یہ کہنا کہ تم سب سے بہتر ہو اور لوگوں کی بھلائی اور رہنمائی کے لئے پیدا کئے گئے ہو کیا معنی رکھتا ہے کیا اندھا اندھے کو راہ دکھا سکتا ہے۔ سو اے لوگو جو مسلمان کہلاتے ہو برائے خدا سوچو کہ اِس آیت کے یہی معنے ہیں کہ ہمیشہ قیامت تک تم میں روحانی زندگی اور باطنی بینائی رہے گی اور غیر مذہب والے تم سے روشنی حاصل کریں گے اور یہ روحانی زندگی اور باطنی بینائی جو غیر مذہب والوں کو حق کی دعوت کرنے کے لئے اپنے اندر لیاقت رکھتی ہے یہی وہ چیز ہے جس کو دوسرے لفظوں میں خلافت کہتے ہیں پھر کیونکر کہتے ہو کہ خلافت صرف تیس برس تک ہو کر پھر زاویہ عدم میں مخفی ہو گئی۔ اِتَّقُوا اللّٰہَ اِتَّقُوا اللّٰہَ اِتَّقُوا اللّٰہَ۔'' (شہادت القرآن صفحہ ۵۹)

جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 29-30-31 دسمبر 2007ء کو منعقد ہوگا

قبل ازیں جلسہ سالانہ قادیان 2007ء کے تعلق سے یہ اطلاع دی جا چکی ہے کہ یہ جلسہ مورخہ 27,28,29 دسمبر کو منعقد ہوگا۔ اب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہی منظوری سے احباب جماعت کی اطلاع کیلئے یہ اعلان کیا جا رہا ہے کہ:۔ 116 واں جلسہ سالانہ قادیان عید الاضحیٰ کی تقریب سعید (جو انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ 20/21 دسمبر کو ہوگی) کے پیش نظر مورخہ 29-30-31 دسمبر 2007ء بروز ہفتہ اتوار، سوموار منعقد ہوگا۔ **مجلس مشاورت**: نیز انیسویں مجلس مشاورت جلسہ سالانہ کے معاً بعد مورخہ یکم جنوری 2008ء بروز منگل وار منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للّٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے دعاؤں کے ساتھ تیاری شروع کریں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی نیز مبارک ہونے کیلئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

وحید الدین خان صاحب کے نظریہ میں اصلاح کی ضرورت ہے!

((قسط-1))

معروف مسلم سکالر وحید الدین خان صاحب نے اپنے ماہنامہ ''الرسالہ'' جون 2007ء میں سورۃ الصّف کی آیت 14:

''اے ایمان لانے والو تم لوگ خدا کے مددگار بنو جیسا کہ عیسیٰ بن مریم نے اپنے حواریوں سے کہا کہ کون ہے جو خدا کے لئے میرا مددگار بنتا ہے۔ حواریوں نے کہا کہ ہم ہیں خدا کے مددگار پھر بنی اسرائیل کے ایک گروہ نے مانا اور ایک گروہ نے انکار کر دیا۔ پھر ہم نے ماننے والوں کی ان کے دشمنوں کے خلاف مدد کی تو وہ ہو گئے غالب۔''

کی تشریح اور وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے پھر لکھتے ہیں:-

''اس کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ تاریخ میں ایسی تبدیلیاں واقع ہوں گی کہ محمدی ماڈل زمانی حالات کی نسبت جزئی طور پر قابل انطباق (applicable) نہ رہے گا اس کے بجائے مسیحی ماڈل جزئی طور پر قابل انطباق بن جائے گا۔''

پھر ''محمدی ماڈل'' کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''محمدی ماڈل کی ترتیب یہ ہے کہ: دعوت، ہجرت، جہاد (بمعنی قتال) اور فتح۔ اس ترتیب کی پیروی کرتے ہوئے آپؐ کا مشن دعوت سے شروع ہوا اور درمیانی مراحل طے کرتے ہوئے آخر میں فتح تک پہنچا۔''

پھر لکھتے ہیں:-

''آپؐ (پیغمبر اسلام) آخری پیغمبر (Final Prophet) تھے لیکن آپؐ ہر صورت میں آخری نمونہ (Final Model) نہیں تھے۔ چنانچہ قرآن میں آپ کے لئے اسوہ حسنہ کا لفظ آتا ہے نہ کہ اسوۂ کاملہ کا۔ (احزاب: 21)

اسی طرح لکھتے ہیں:-

قرآنی اصطلاح کے مطابق یہ کہنا صحیح ہوگا کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم ''الدین'' کے اعتبار سے فائنل پیغمبر تھے لیکن منہاج کے اعتبار سے آپؐ فائنل ماڈل نہ تھے۔''

پھر لکھتے ہیں:-

''چونکہ پیغمبر آخر زمان کا زمانہ نبوت تا قیامت ہے اس لئے آپ کے بعد کسی اور پیغمبر کا شخصی طور پر آنا قابل فہم بات ہے اس لئے ان روایات کو درست مانتے ہوئے ان کی صحیح تاویل یہ ہے کہ بعد کے زمانے میں جو چیز واقع ہوگی وہ مسیح کی آمد ثانی نہیں ہے بلکہ مسیح کے ماڈل کی آمد ثانی ہے یعنی بعد کے زمانہ میں حالات کے اندر ایسی تبدیلیاں واقع ہوں گی کہ حالات کے اعتبار سے حضرت مسیح کا ماڈل قابل انطباق (applicable) بن جائے گا۔

مسیحی ماڈل کیا ہے؟ لکھتے ہیں:-

''مسیح کے ماڈل میں آغاز میں بھی دعوت ہے اور انجام میں بھی دعوت ہے۔ مسیح کے دعوتی ماڈل میں ہجرت اور جہاد (بہ معنی قتال) کے واقعات موجود نہیں۔''

خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی ترقی تب ہی ممکن ہے جب وہ ''مسیح ماڈل'' کی نقل میں ایک ''دعوت ایمپائر'' بنالیں۔

وحید الدین خان صاحب کے مضمون کے مختلف حصے جو ہم نے اوپر تحریر کئے ہیں ان کا خلاصہ یہی نکلتا ہے کہ آج کل مسلمان مختلف جگہوں پر محمدی ماڈل کی پیروی کرتے ہوئے جو جہاد اور قتال میں مصروف ہیں انہیں اس ''محمدی ماڈل'' کو اب ترک کر دینا چاہئے اور ''مسیحی ماڈل'' کی پیروی کرنی چاہئے جو کہ خالص دعوت و تبلیغ کا ماڈل ہے۔ دراصل مولانا وحید الدین خان صاحب نے محمدی ماڈل کو جس رنگ میں سمجھا ہے وہ غلط ہی نہیں بلکہ ایک خطرناک غلطی ہے۔ آپ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کی ابتداء تو روحانی دعوت دینے سے ہوتی ہے اور پھر اس کی انتہاء جہاد یعنی قتال پر ہے۔ یعنی اگر کوئی آدمی دعوت قبول کر لیتا ہے تو ٹھیک ہے لیکن اگر کوئی قبول نہیں کرتا تو نعوذ باللہ من ذالک محمدی ماڈل کے مطابق اس کا سر قلم کیا جائے گا اور چونکہ مسیحی ماڈل کی ابتداء بھی دعوت ہے اور انتہاء بھی دعوت ہے اس لئے اب مسیحی ماڈل ہی کامیاب ہے اور ان کی دلیل یہ ہے کہ قرآن مجید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسوۂ حسنہ تو قرار دیا ہے لیکن اسوہ کاملہ قرار نہیں دیا یعنی آپ ایک اچھا نمونہ تو ہیں لیکن ہمیشہ کیلئے مکمل نہیں ہیں۔

وحید الدین خان صاحب کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عجیب وغریب قسم کے مخمصے میں گرفتار ہیں۔ ایک طرف مروجہ عقیدے کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی بھی مانتے ہیں لیکن صرف برائے نام۔ عملی اعتبار سے وہ آپؐ کو ہرگز آخری نبی ماننے کے لئے تیار نہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

''آپ آخری پیغمبر تو ہیں لیکن آپ آخری نمونہ نہیں۔''

سوال یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نمونہ نہیں ہیں تو پھر آپ کو آخری پیغمبر ماننے کا کیا فائدہ؟۔

آپؐ کو آخری پیغمبر ماننے کا فائدہ تو جب ہی ہے جب آپؐ ہمارے لئے آخری نمونہ بھی ہوں اور ہمیشہ کیلئے ہم آپ کے نمونہ کی پیروی کرنے والے ہوں۔ اب جبکہ ہم نے مسیحی ماڈل کی یعنی حضرت مسیح کی پیروی کرنی ہے تو پھر اب تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی آخری نمونہ اور آخری نبی ٹھہرے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ اور ایسا عقیدہ رکھنا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بلند و بالا مقام و مرتبہ کی سخت توہین ہے۔

دراصل یہ تمام خرابی اسی لئے پیدا ہوئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نعوذ باللہ یہ نظریہ قائم کر لیا گیا ہے کہ آپؐ نے دعوتِ اسلام کی خاطر قتال کی ہے حالانکہ یہ نظریہ شروع سے ہی باطل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت اسلام کی خاطر کبھی بھی قتال نہیں کیا بلکہ آپ نے ان لوگوں سے قتال کیا ہے جو آپؐ پر اور آپؐ کے ماننے والوں پر، آزادئ مذہب اور آزادئ ضمیر کے خلاف تلوار اٹھا رہے تھے اور ظالمانہ طور پر مولی گاجر کی طرح انہیں قتل کر رہے تھے۔ کوئی شخص قرآن مجید سے یا اسلامی تاریخ سے یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ نعوذ باللہ من ذالک کبھی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کو پھیلانے کیلئے تلوار کا سہارا لیا ہو۔ بلکہ کفار و مشرکین اپنے مذہب کو پھیلانے کیلئے تلوار چلاتے رہے ہیں۔ دین کو پھیلانے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف دعوت و تلقین اور تبلیغ و نصیحت کا سہارا ہی لیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس رنگ میں دعوت اسلام کی ہے وہ قرآن مجید کی تعلیم کی روشنی میں ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

قرآن مجید نے تبلیغ و پرچار کے کام کو جس کو اسلامی اصطلاح میں دعوت الی اللہ کہتے ہیں یعنی اللہ کی طرف بلانا سب سے حسین کام قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ

کہ اس شخص سے زیادہ اچھی بات کس کی ہو سکتی ہے جو اللہ کی طرف لوگوں کو بلائے۔

وَعَمِلَ صَالِحًا اور نیک اعمال بجالائے۔

اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ تبلیغ و اشاعت اسلام کرنے والے کے اپنے اعمال اچھے ہونے چاہئیں تا کہ اُس کے اعمال کا حسن دیکھ کر لوگ خود بخود اسلام کی طرف کھینچے چلے آئیں۔

وَقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

اور وہ کہے کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں یعنی اللہ کا فرمانبردار ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ تبلیغ کرنا نہایت

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

اعلان نکاح وتقریب رخصتانہ

مکرم ومحترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان کی دختر مکرمہ شاہدہ رحمٰن زبدہ کا نکاح مکرم مجیب احمد صاحب اسلم ابن مکرم یونس احمد صاحب درویش مرحوم قادیان کے ساتھ دولاکھ اکاون ہزار روپے حق مہر پر محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مورخہ ۲۹ جولائی ۲۰۰۷ء کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔ اور فریقین کے ایمان واخلاص کا ذکر کرتے ہوئے فریقین کو اپنے اسلاف کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کی تلقین فرمائی۔

☆ مورخہ ۳۰ جولائی ۲۰۰۷ کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ونوازش اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونیکے لئے رخصتی کی دعا کروائی۔

عزیزہ شاہدہ رحمان زبدہ کی پہلی شادی بوجہ ناکام ہو جانے کے باعث خلع ہو گئی تھی۔ احباب جماعت سے بھی درخواست ہیکہ اس رشتہ کے جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔ ادارہ بدر خوشی کے اس موقعہ پر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان اور ان کے اہل خاندان کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔ (ادارہ)

خطبہ جمعہ

اپنے عزیزوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں، مسکینوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ کریں۔

جو لوگ خوشحال ہیں یا نسبتاً زیادہ بہتر حالت میں ہیں ان کو اپنے عزیزوں کا جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں خیال رکھنا چاہئے۔

جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے کشائش حاصل کر چکے ہیں اپنے عزیزوں کو، ایسے عزیزوں کو جو زیر نگیں نہیں بلکہ قرابت دار ہیں، جو غریب ملکوں میں رہتے ہیں اور جن کی مالی کشائش نہیں، ان کو بھی وقتاً فوقتاً تحفے بھیجتے رہا کریں۔

جو اپنی بہتر تعلیم کی وجہ سے یا بہتر کاروبار کی وجہ سے آسودہ حال ہیں ان کو بھی اپنے اپنے ملکوں میں اپنے ضرورتمند بھائیوں کا خیال رکھنا چاہئے اور یہ خیال ایسا ہو کہ اس میں احسان جتانا نہ ہو۔ بلکہ اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی کا نظارہ پیش کر رہا ہو

زکوٰۃ جن پر لاگو ہوتی ہے ان کو یہ ادا کرنی چاہئے۔

خدا تعالیٰ نے سُود کی بڑی شدت سے مناہی کی ہے کیونکہ یہ غریب کو ہمیشہ کے لئے غربت کی دلدل میں دھنساتا چلا جاتا ہے۔ سُود کی وجہ سے معاشرے کا امن برباد ہو رہا ہے۔ سُود غلامی کی ایک قسم ہے اور غلامی میں کبھی محبتیں پنپ نہیں سکتیں۔ ایسی غلامیوں میں ردّعمل ہوتے ہیں اور جب ردّعمل ہوں تو پھر نہ صرف اس ملک کا امن و سکون برباد ہوتا ہے بلکہ دنیا سے بھی سلامتی اٹھ جاتی ہے اور قوموں کے خلاف نفرتیں جنم لیتی ہیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 8 / جون 2007ء بمطابق 8 / احسان 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے والدین سے لے کر معاشرے کے مختلف طبقات سے حسن سلوک کے بارے میں قرآنی تعلیم کا ذکر کیا تھا کیونکہ یہ حُسنِ سلوک معاشرے میں صلح سلامتی اور امن کا ماحول پیدا کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کرتا ہے۔ معاشی اور اقتصادی حالات جو ہیں ان کا بھی معاشرے کے امن و سلامتی سے بڑا تعلق ہے، اس حوالے سے آج چند باتیں کروں گا۔

کسی بھی معاشرے میں نسبتی لحاظ سے بھی اور واضح فرق کے لحاظ سے بھی امیر لوگ بھی ہوتے ہیں اور غریب بھی ہوتے ہیں۔ ضرورت مند بھی ہوتے ہیں اور دوسروں کی ضرورتیں پوری کرنے والے بھی ہوتے ہیں۔ بعض مالی کشائش ہونے کے باوجود طبیعتوں کے بخل کی وجہ سے نہ دینی ضرورتوں پر خرچ کرتے ہیں اور نہ ہی ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنے پر یہاں تک کہ اپنے قریبی عزیزوں سے حُسنِ سلوک سے بھی بالکل بے پرواہ ہوتے ہیں۔ کبھی خیال نہیں آتا کہ ان کی مالی ضرورت کا جائزہ لے کر اس مال میں سے جو خدا تعالیٰ نے انہیں دیا ہے ان پر بھی کچھ خرچ کر سکیں۔ نتیجۃً بعض اوقات پھر رشتوں میں ایسی دراڑیں پڑنی شروع ہوتی ہیں اور بڑھتے بڑھتے اس حد تک چلی جاتی ہیں کہ رشتوں کا احساس ہی ختم ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ غریب رشتہ داروں کو تکلیف میں جب ضرورت ہوتی ہے اور جب ان کی ضرورتیں پوری نہیں ہوتیں، ان کے قریبی عزیز ضرورتیں پوری نہیں کرتے تو یہ باتیں اس حد تک بڑھ جاتی ہیں کہ پھر نفرتیں پنپنے لگتی ہیں۔ گو ایک مومن کا شیوہ نہیں کہ کسی دوسرے کی آسودگی اس کے دل میں حسد اور نفرت کے جذبات پیدا کرے۔ ہر اس شخص کو جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اپنے آپ کو ایسے جذبات سے پاک رکھنا چاہئے اور یہی ایک مومن کی شان ہے۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اِلّا ماشاء اللہ جماعت احمدیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی برکت سے اس قسم کے خیالات رکھنے والے اور دوسروں کی دولت پر نظر رکھنے والے نہیں ہیں، یا جیسا کہ مَیں نے کہا بہت کم ہوں گے، اِکّا دُکّا۔ **بلکہ اللہ** تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا غریب طبقہ، جو کم وسائل والا طبقہ ہے، وہ دوسرے کے پیسوں کو دیکھنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بنتے ہوئے، اپنی طاقت سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانیاں کرنے والا ہے۔ اور اگر گہرائی میں جا کر جائزہ لیا جائے تو مالی لحاظ سے کمزور احمدی کا معیار قربانی یعنی اس کی آمد کی نسبت سے قربانی کا جو اس کا معیار ہے وہ اپنے آسودہ حال بھائیوں سے زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ بہرحال جو لوگ خوشحال ہیں، یا نسبتاً زیادہ بہتر حالت میں ہیں، ان کو اپنے ان عزیزوں کا جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں، خیال رکھنا چاہئے کیونکہ آپس میں محبت پیار بڑھانے کا یہ بہت بڑا ذریعہ ہے۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ بندے سے جب سَلَام کا لفظ منسوب ہو تو اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ ایسا شخص جس کے اخلاق، خواہشات اور غضب کے تابع نہ ہوں۔ ایک احمدی کا معیار تو یہی ہے کہ اس میں صرف اپنی خواہشات نہ ہوں بلکہ وہ اپنے بھائیوں کی خواہشات کا بھی احترام کرنے والا ہو۔ اپنی بہنوں کی خواہشات کا احترام کرنے والا بھی ہو۔ اپنے عزیزوں رشتہ داروں کی خواہشات کا احترام کرنے والا بھی ہو۔ غریبوں اور ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والا بھی ہو۔ غصے کی وجہ سے یا کسی ناراضگی کی وجہ سے اگر کوئی ضرورت مند ہے تو کسی بھی وقت اس کو اپنی مدد سے محروم نہ کرے، اس کی مدد سے ہاتھ نہ کھینچے۔ اس بارے میں خدا تعالیٰ کا واضح ارشاد ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر بعض لوگوں نے الزام لگایا اور یہ لمبا واقعہ ہے بہرحال جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس الزام کی

بریت ہوگئی تو اس وقت الزام لگانے والوں میں ایک ایسا شخص تھا جو ویسے تو نیک تھے، پتہ نہیں کیوں منافقین کی باتوں میں آ گئے۔ بہرحال وہ ایسے بھی تھے جن کی ضرورت کی وجہ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدد کیا کرتے تھے۔ جب حضرت عائشہؓ کی بریت ہوگئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ عہد کیا، قسم کھائی کہ مَیں اب ساری عمر کبھی اس کی مدد نہیں کروں گا۔ تو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وَلَایَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْکُمْ وَالسَّعَۃِ اَنْ یُّؤْتُوْآ اُولِی الْقُرْبٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَالْمُھٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا اَلَاتُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَاللّٰہُ لَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(النور: 23) اورتم میں سے صاحب فضیلت اور صاحب توفیق اپنے قریبیوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہ دینے کی قسم نہ کھائیں۔ پس چاہئے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش دے اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پس یہ مومنین کے لئے ہمیشہ قائم رہنے والا حکم ہے۔ باوجود اس کے کہ یہ الزام حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیٹی پر لگا تھا۔ باوجود اس کے کہ الزام حضرت ابوبکر صدیقؓ کی محبوب ترین ہستی کی بیوی پر لگا تھا جس سے آپ ﷺ کو بہت صدمہ تھا۔ باوجود اس کے کہ یہ الزام نہ صرف ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبوب ہستی پر تھا بلکہ خود خدا تعالیٰ کے پیارے پر یہ الزام تھا جس کی وجہ سے آپؐ انتہائی پریشانی میں مبتلا تھے۔ اللہ تعالیٰ کا وہ پیارا جس کی خاطر خدا تعالیٰ نے زمین وآسمان کو پیدا کیا لیکن اس کے باوجود پھر بھی اللہ تعالیٰ نے نہ صرف ان لوگوں کو معاف کر دیا بلکہ حکم دیا کہ اے صاحب فضیلت شخص جو نبی کو سب سے زیادہ پیار کرنے والا اور اس کے گہرے دوستوں میں سے ہے اور وہ تمام لوگ جو اس زمرے میں آتے ہیں، جو بھی حالات ہوں درگزر کرتے ہوئے اس مدد کو جاری رکھو جو کسی کی کر رہے ہو۔ کسی بھی قسم کی غصے کی حالت اور تکلیف تمہیں اس مدد سے نہ روکے۔ اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا ہے، ان کو بھی بخشنے والا ہے تم کو بھی بخشے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے پیاروں سے صرف اور صرف دوسروں کے لئے سلامتی کی توقعات ہیں۔ پس اس مقام کو کبھی نہ ضائع ہونے دو۔ جب ان حالات میں ایک دوسرے کی مدد سے ہاتھ نہ کھینچنے کا حکم ہے تو عام حالات میں تو بہت زیادہ اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ عام حالات میں تو صلح اور سلامتی کو پھیلانے کے لئے بہت زیادہ ایک دوسرے کی معاشی ضروریات کا خیال رکھنے کا حکم ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس پیار کے اظہار کے لئے، اس لئے کہ اب معاشرے کی سلامتی ایک دوسرے کی خاطر ہر قسم کی قربانی سے وابستہ ہے، انصار مدینہ نے مہاجرین کے لئے مالی قربانی کے بھی اعلیٰ ترین نمونے دکھائے۔ وہ جانتے تھے کہ وہ انصار اور مہاجر نہیں بلکہ مسلمان، مسلمان کا رشتہ قائم ہوا ہے۔ اب صلح اور سلامتی کی نئی روایتیں قائم ہونے جا رہی ہیں۔ نبی ﷺ نے جو ہمارے درمیان مؤاخات قائم کر دی ہے یہ کوئی دنیاوی بھائی بندی نہیں ہے۔ اِس نبی ﷺ کی پیروی میں یہ وہ مؤاخات ہے جس سے اب دنیا کی سلامتی وابستہ ہے۔ پس ایک دنیا نے دیکھا کہ سلامتی کے جذبے سے پُر مواخات نے دنیا میں کیا کیا انقلابات پیدا کئے۔ پس یہ جذبہ ہے جو آج آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کی جماعت کے ہر فرد نے بھی دکھانا ہے جس سے پھر انشاء اللہ اس سلامتی کا دَور دَورہ ہوگا جس کے ساتھ آنحضرت ﷺ بھیجے گئے تھے۔

پس اپنے عزیزوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ کریں۔ مسکینوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ کریں۔ یہاں ان مغربی ممالک میں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے کشائش حاصل کر چکے ہیں اپنے عزیزوں کو، ایسے عزیز جو زیر نگیں نہیں بلکہ قرابت داری ہے، جو غریب ملکوں میں رہتے ہیں اور جن کی مالی کشائش نہیں، ان کو بھی وقتاً فوقتاً تحفے بھیجتے رہا کریں۔

پاکستان میں بھی اور دوسرے ملکوں میں بھی میرے علم میں بعض ایسے خاندان ہیں جو اپنی بہتر تعلیم کی وجہ سے یا بہتر کاروبار کی وجہ سے آسودہ حال ہیں اُن کو بھی اپنے اپنے ملکوں میں اپنے ضرورتمند بھائیوں کا خیال رکھنا چاہئے اور یہ خیال ایسا ہو کہ اس میں احسان جتانا نہ ہو بلکہ اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی کا نظارہ پیش کر رہا ہو، دل کی گہرائیوں سے خدمت ہو رہی ہو۔ اس حکم کے تابع یہ مدد ہو رہی ہو کہ دایاں ہاتھ اگر دے رہا ہے تو بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔ یہ طریق ہے جس سے دوسرے کی عزت نفس بھی قائم رہتی ہے۔ یہ طریق ہے جس سے معاشرے میں سلامتی پھیلتی ہے اور یہ طریق ہے جس سے ایک دوسرے کے لئے دعاؤں سے پُر معاشرہ بھی قائم ہوتا ہے۔ آجکل پاکستان میں بھی مہنگائی بہت ہے، دنیا میں عمومی طور پر مہنگائی بڑھ گئی ہے اور سنا ہے کہ بعض سفید پوش جو ہیں ان کو سفید پوشی کا بھرم قائم رکھنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ لیکن احمدی کی تو بہرحال یہ کوشش ہونی چاہئے کہ یہ جو بھرم ہے ہمیشہ قائم رہے، کسی کے آگے وہ ہاتھ پھیلانے والا نہ ہو۔ لیکن جو عزیز رشتہ دار بہتر حالات میں ہیں ان کو چاہئے کہ ایسے طریق پر کہ جس سے کسی قسم کا احساس نہ ہو ان کی مدد کی جائے۔

کچھ سال ہوئے مجھے کسی نے ایک خاتون کا واقعہ بتایا۔ ان کے عزیز جو باہر تھے کچھ مدد کیا کرتے تھے اور اچھا گزارا اُس سے ہو جایا کرتا تھا۔ کچھ عرصہ اس عزیز کے حالات کی وجہ سے یا کسی وجہ سے کوئی مدد نہیں آئی اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ فاقے ہونے لگے، بہت مشکل سے گزارا ہونے لگا۔ ایک وقت کی ہی روٹی کھائی جاتی تھی۔ وہ خاتون کہتی ہیں کہ ایک دن مَیں جا رہی تھی تو راستے میں مجھے آٹھ آنے یا ایک روپیہ گرا ہوا نظر آیا تو اس کو اٹھانے لگی۔ پھر خیال آیا کہ بس ذرا سے ابتلاء سے، امتحان سے گھبرا گئی، اللہ پر توکل چھوڑ دیا۔ اس روپے پر تمہاری نظر ہو گئی۔ پتہ نہیں کس کا ہے، کون آ کر اٹھا لے، یہ تو چوری ہے۔ بہرحال ان کے جو بھی احساس وجذبات تھے انہوں نے اس کو چھوڑ دیا اور حالات ایسے تھے کہ بچے بھی بیچارے بڑی مشکل سے گزارا کر رہے تھے۔ ان کو بھی سمجھاتی رہیں کہ حالات اوپر نیچے ہوتے رہتے ہیں صبر کرنا چاہئے اور جو بھی حالات ہوں اگر غربت کے حالات ہوں تو ان میں اور زیادہ خدا کی طرف جھکنے والا بننا چاہئے۔ بہرحال کہتی ہیں کہ جب مَیں اس کے بعد گھر آئی تو کوئی صاحب آئے ہوئے تھے جو ان کو مدد بھیجا کرتے تھے۔ انہوں نے لفافہ دیا اس میں پہلے سے کئی گنا زیادہ رقم تھی۔ تو بعض لوگوں کے حالات ایسے بھی ہوتے ہیں۔ اگر کچھ عرصہ اور وہی رقم نہ آتی تو ہوسکتا تھا کہ اس کے بچوں میں کسی قسم کے ایسے خیالات پیدا ہو جاتے جس سے معاشرے سے نفرتیں پیدا ہوتیں، اللہ تعالیٰ پر بدظنی پیدا ہوتی اور اسی طرح کے واقعات ہوتے ہیں جس سے پھر گھروں کی سلامتی بھی اٹھ رہی ہوتی ہے۔ تو ہمیشہ ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے جو جو حکم دیئے ہیں سارے بڑے پُرحکمت احکامات ہیں۔

بہرحال یہ بات ہو رہی تھی کہ معاشی حالات بھی سلامتی میں کردار ادا کرتے ہیں۔ اس بارے میں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ایک اور جگہ فرماتا ہے کہ وَفِیْٓ اَمْوَالِھِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ (الذاریت:20) اور ان کے اموال میں سوال کرنے والوں اور بے سوال ضرورتمندوں کے لئے ایک حق تھا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰی حَقَّہٗ وَالْمِسْکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ ۔ذٰلِکَ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ وَجْہَ اللّٰہِ وَاُوْلٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ(الروم:39)

پھر آگے فرماتا ہے وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّیَرْبُوَا فِیْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرْبُوْا عِنْدَاللّٰہِ ۔ وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَکٰوۃٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْہَ اللّٰہِ فَاُوْلٰٓئِکَ ھُمُ الْمُضْعِفُوْنَ(الروم:40)

اس کا ترجمہ ہے کہ پس اپنے قریبی کو اس کا حق دو نیز مسکین کو اور مسافر کو۔ یہ بات ان لوگوں کے لئے اچھی ہے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ اور اگلی آیت میں ہے کہ جو تم سود کے طور پر دیتے ہوتا کہ لوگوں کے اموال میں مل کر وہ بڑھنے لگے تو اللہ کے نزدیک وہ نہیں بڑھتا اور اللہ کی رضا چاہتے ہوئے تم جو کچھ زکوٰۃ دیتے ہو تو یہی ہیں وہ لوگ جو اسے بڑھانے والے ہیں۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ توجہ دلائی ہے کہ اپنے قریبیوں کو، ضرورت مندوں اور مسکینوں کو، مسافروں کو ان کا حق دو۔ اور حق کیا ہے؟ ان کا حق یہ ہے کہ ان کی ضروریات پوری کرنے کے لئے جو لوگ بہتر حالت میں ہیں، جن کی مالی حالت بہتر ہے، جو مالی کشائش رکھتے ہیں وہ اپنے غریب بھائیوں کے لئے خرچ کریں۔ وہ اس طبقے کے لئے خرچ کریں جن میں قریبی بھی ہیں، ضرورت مند بھی ہیں، مسکین بھی ہیں، مسافر بھی ہیں۔ کیونکہ اگر معاشرے کے ہر طبقے کا خیال نہیں رکھتے، اپنے بھائیوں کو معاشرے میں ٹھوکریں کھانے کے لئے چھوڑ دیتے ہو تو یہ چیز ایسے کمزور طبقے کو پھر جرائم پر مجبور کرے گی۔ اپنی اور اپنی بیوی بچوں کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے وہ بعض ایسے کام کرنے پر مجبور ہوں گے جس سے معاشرے کا امن برباد ہوگا۔ غریب اور ضرورت مند طبقہ اپنی ضروریات پوری نہ ہونے کی وجہ سے بعض دفعہ اپنے سے بہتر کے لئے، امیروں کے لئے، دلوں میں بغض اور کینے پال رہا ہوتا ہے۔ اور ان کی سوچ سے فائدہ اٹھا کر پھر جو مفاد پرست ہیں اُن کو معاشرے میں فساد کے لئے اپنے ساتھ ملاتے ہیں۔ آپ دیکھ لیں کہ عموماً ایسے لوگ ہی ہوتے ہیں جو کم از کم غریب ممالک میں یا کم ترقی یافتہ ممالک میں فساد پیدا کرنے کے لئے ایسے لوگوں کے ساتھ سڑکوں پر نکلتے ہیں جن کے مالی حالات اچھے نہیں ہوتے۔ ایسے لوگ امراء کے خلاف بھی آوازیں اٹھاتے ہیں۔ اپنے ملکوں کے جو بہتر کشائش رکھنے والا طبقہ ہے اس کے خلاف بھی آواز اٹھاتے ہیں اور حکومت کے خلاف بھی آواز اٹھاتے ہیں۔ ہڑتالیں بھی ہوتی ہیں، قانون شکنیاں بھی ہوتی ہیں اور ملک میں فساد برپا ہو جاتا ہے۔ تاریخ ہمیں یہ فساد دکھاتی رہی ہے اور آج بھی ہم کئی ملکوں میں

یہ حالت دیکھ رہے ہیں۔ تو فسادوں کے عوامل میں سے ایک بہت بڑی وجہ یہ معاشی بدحالی بھی ہے اور پھر یہ بات یہیں نہیں رکتی بلکہ ایسا طبقہ پھر خدا سے بھی دور ہٹتا چلا جاتا ہے۔ اس طرح جو طبقہ اپنے پیسے کو صرف اپنے تک محدود رکھتا ہے، غریبوں کا حق ادا نہیں کرتا، وہ بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ سے دور ہٹتا چلا جاتا ہے۔ اسلام کا دعویٰ تو کامل اور مکمل مذہب ہونے کا ہے جس میں ہر بات کا، ہر طبقے کی ہر ضرورت کا خیال رکھا گیا ہے تاکہ معاشرہ بھی پرامن رہے اور اپنے پیدا کرنے والے خدا کی طرف بھی توجہ رہے اور اس کا حق بھی ادا ہوتا رہے۔

پس ایک مسلمان کی پاک عملی حالتیں ہی ہیں جو اُسے اسلام کا صحیح نمونے دکھانے والا بناتی ہیں۔ اس تعلیم کا پرتو دکھاتی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہے ورنہ صرف مسلمان ہونے کا دعویٰ تو کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ پس جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے اللہ تعالیٰ کے احکامات میں سے ایک حکم معاشرے کے کمزور اور غریب طبقے کی معاشی حالت کو بہتر کرنا ہے اور اس کے لئے اسلام میں زکوٰۃ دینے کا حکم ہے، صدقہ دینے کا حکم ہے، ایک دوسرے کو تحفے دینے کا حکم ہے۔ حدیث میں آتا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایک دوسرے کو تحفے دو اس سے محبت بڑھتی ہے۔

زکوٰۃ کی اسلام میں کتنی اہمیت ہے۔ اس کے لئے مختلف جگہوں پر قرآن کریم میں احکامات آتے ہیں۔ کیونکہ یہی چیز ہے جس سے اسلامی حکومت کے خرچ بھی پورے ہوتے ہیں اور غریبوں کی ضروریات کا بھی خیال رکھا جاتا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر ذکر کیا ہے اور نماز کے قیام کے ساتھ کئی جگہوں پر اس کا ذکر فرمایا ہے۔ پس یہ بہت اہم چیز ہے اور جن پر یہ لاگو ہوتی ہے ان کو یہ ادا کرنی چاہئے اور اسی طرح جو صاحب حیثیت مسلمان ہے اس کے لئے اپنے مال میں سے قریبیوں اور ضرورت مندوں کے لئے بھی خرچ کرنا انتہائی ضروری ہے بلکہ فرض ہے۔ غریبوں اور مسکینوں اور کمزور طبقے کا خیال رکھنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ یہ طبقہ ہی ہے جو ملکی معیشت کی بہتری کے لئے خدمت کر رہا ہوتا ہے۔ کارخانوں کے مزدور ہیں یا دوسری مختلف کاروباری جگہوں پر مزدور ہیں۔ بڑے زمینداروں کے لئے محنت کرنے کے لئے ان کی زمینوں پر مزدور ہیں۔ ہمارے ملکوں میں خاص طور پر زمینداروں میں اس پر بڑا زور دیا جاتا ہے۔ یورپی ممالک میں تو مشینری سے اکثر کام ہو جاتا ہے لیکن تیسری دنیا میں تو مزدوروں پر بہت انحصار ہوتا ہے۔ لیکن یہاں بھی جو صنعتی ممالک ہیں ان کی ترقی بھی مزدوروں کی ہی مرہون منت ہے۔ اگر اس طبقے کی محنت اور مدد شامل نہ ہو تو ملکی معیشت بھی ترقی نہیں کر سکتی۔ اس لئے اس غریب طبقے کو اس کا حق ادا کرنے کا حکم ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کی غربت سے فائدہ اٹھا کر اس کا حق نہ مارو، اس کو کم نہ دو۔ اسی طرح ان کے حق میں ان کی دوسری ضروریات کا خیال رکھنا بھی شامل ہے۔ اسلام ہی وہ مذہب ہے جو معاشرے میں ہر طبقے کے حق کا خیال رکھتا ہے۔ اس کمزور طبقے کو بھی اس کا حق دلوانے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ نہ ہی کوئی دوسرا مذہب اور نہ ہی کوئی اور اِزم اس کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ اس لئے اب دیکھ لیں وہی اِزم جو غریبوں کے حقوق کے علمبردار بن کر اٹھے تھے آہستہ آہستہ ختم ہو گئے یا ختم ہوتے جا رہے ہیں اور دنیا کی بے سکونی کی کیفیت پھر بڑھ رہی ہے کیونکہ صرف پیسے سے سکون نہیں ملتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا جو حکم ہے کہ میرے عابد بنو۔ جب دونوں فریق، ضرورت مند بھی اور ضرورت پوری کرنے والا بھی، اس حکم کی تعمیل کر رہے ہوں گے، جب صاحب حیثیت اس سوچ کے ساتھ اپنے کمزوروں کی مدد کریں گے کہ مَیں نے خدا کا پیار حاصل کرنا ہے، اس کی رضا حاصل کرنی ہے تو پھر ہی حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی اللہ تعالیٰ کی خاطر توجہ پیدا ہو گی۔ یہ مدد کوئی احسان نہیں ہے بلکہ ان کا حق ہے اور اس طرح سے جو مدد ہو رہی ہو گی وہ غریب طبقے کو کمتر سمجھ کر نہیں ہو رہی ہو گی بلکہ اس کی عزت نفس کا خیال رکھتے ہوئے ہو رہی ہو گی۔ دینے والا خود لینے والے کا ممنون ہو گا کہ اس نے قبول کیا اور لینے والا دینے والے کا ممنون احسان ہو گا کہ اس نے اس کی ضروریات کا خیال رکھا اور یہ وہ صحیح معاشرہ ہو گا جو اسلامی نمونہ پیش کرتا ہو گا۔ جس میں ایک دوسرے کے لئے دعاؤں اور سلامتی کے نظارے نظر آئیں گے۔ یاد رکھیں آج احمدی ہی ہے جو اس معاشرے کی صحیح تصویر پیش کر سکتا ہے۔ جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ یہ عہد باندھا ہے کہ مَیں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کروں گا، ان پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔ ورنہ دنیا میں جو نفسا نفسی ہے اور جن ذاتی منفعتوں کی وجہ سے ترجیحات بدل رہی ہیں یا جن ترجیحات کی طرف دنیا چل پڑی ہے ان سے یا اُس سوچ سے اس معاشرے کے امن اور سلامتی کی توقع نہیں کی جا سکتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’سچے نیکوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ خدا کی رضا جوئی کے لئے اپنے قریبیوں کو اپنے مال سے مدد کرتے ہیں اور نیز اس مال میں سے یتیموں کا تعہد اور ان کی پرورش اور تعلیم وغیرہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں‘‘ یعنی ان کو پالتے پوستے ہیں’’ اور مسکینوں کو فقر و فاقہ سے بچاتے ہیں۔ اور مسافروں اور سوالیوں کی خدمت کرتے ہیں‘‘۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 357 مطبوعہ لندن)

تو یہ ہے ایک نمونہ جو مومنین کے معاشرے کا نظر آنا چاہئے۔

پھر دوسری آیت میں جو مَیں نے پڑھی تھی اس میں سے کچھ ذکر تو ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں انتہائی اہم معاشی مسئلہ کی طرف توجہ دلائی ہے جو ہمیشہ سے معاشرے میں فساد کی جڑ رہا ہے اور آج بھی بظاہر بہتر معیشت کے لئے ایک اہم ستون سمجھا جاتا ہے لیکن حقیقت میں ہر شخص کو اور دنیا کے جو غریب ممالک ہیں ان کو ہمیشہ کے لئے قرضوں کے شکنجوں میں جکڑتا چلا جا رہا ہے لیکن غیر محسوس طریقے سے۔ اور وہ چیز جیسا کہ اس آیت کے ترجمہ میں بتایا تھا سُود ہے۔

خدا تعالیٰ نے سُود کی بڑی شدت سے مناہی کی ہے کیونکہ یہ غریب کو ہمیشہ کے لئے غربت کی دلدل میں دھنساتا چلا جاتا ہے۔ اس آیت میں جس میں سود کا ذکر کیا گیا ہے اس سے پہلی آیت کے ساتھ موازنہ بھی مل جاتا ہے کہ سود تمہیں کیا دیتا ہے اور غریبوں کے حق کے طور پر ان کی زکوٰۃ اور صدقات اور تحفوں سے جو مدد کرتے ہو اس سے تمہیں کیا ملتا ہے۔ پہلی بات تو یاد رکھو کہ جو خرچ اللہ کی رضا چاہتے ہوئے تم کرتے ہو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ یقینی طور پر اس میں تمہاری کامیابی ہے جس کے نظارے اس دنیا میں بھی دیکھو گے اور اگلے جہان میں بھی اور سب سے بڑی کامیابی تو یہی ہے کہ اللہ راضی ہو گیا۔ دوسری کامیابی، پُرامن اور سلامتی سے پُر معاشرے کا قیام ہو گا۔ پھر مرنے کے بعد اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی وجہ سے دائمی جنتوں کے وارث بنو گے جہاں تمہیں ہمیشہ سلام اور سلام کے تحفے ملیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے جو سود کے کاروبار میں ملوث ہوں وہ کیا حاصل کرتے ہیں۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کے خلاف اللہ تعالیٰ اعلان جنگ کرتا ہے اور جن کے خلاف اللہ تعالیٰ اعلان جنگ کر دے ان کا نہ اس دنیا میں کوئی ٹھکانہ ہے اور آخرت میں جو ان کی سزا ہے وہ تو ہے ہی۔

پھر سود کی وجہ سے معاشرے کا امن کس طرح برباد ہو رہا ہے۔ جو غریب ہے وہ غربت کی چکی میں پستا چلا جاتا ہے۔ پیسے والا اس سود کے پیسے سے اپنی تجوریاں بھر رہا ہوتا ہے۔ اور بظاہر بے تحاشہ پیسہ کمانے والا جو شخص ہے وہ اپنے خزانے بھر رہا ہوتا ہے، لیکن دل کا چین اور سکون ان میں نہیں ہوتا۔ کئی لوگ ہیں جو لکھتے ہیں اور کہتے ہیں بلکہ پاکستان میں مَیں نے دیکھے بھی ہیں کہ پیسوں کے باوجود راتوں کی نیندیں اڑ جاتی ہیں۔ تو یہ عموماً سود ہی ہے۔ جس نے ایک ملک کے معاشرے میں ملکی سطح پر بھی انفرادی سطح پر بھی پیسے کو ایک خاص طبقے کے گرد منتقل کر دیا ہے، ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ اور عموماً امیر ملکوں میں بھی جہاں بظاہر اچھے حالات ہیں، اسی سود کی وجہ سے تقریباً ہر شخص یا اکثریت قرض کی دلدل میں دھنسے ہوئے ہیں۔ اس کو محسوس نہیں کرتے اور اپنی زندگی میں اس سے باہر نہیں نکل سکتے۔

گزشتہ دنوں میں یہاں ایک پروگرام تھا، یونیورسٹی میں ایک فنکشن تھا۔ یہ بات مَیں نے وہاں کی اور بتایا کہ یہ بھی ایک طرح کی غلامی ہے تو یونیورسٹی کے چانسلر سمیت بہت سے لوگوں نے اس کی تائید کی اور ان لوگوں کا اس تائید کے بغیر گزارا نہیں ہے۔ یہ خدا کا کلام ہے جو سچائی سے پُر ہے اور اس کے احکامات پر عمل کئے بغیر دنیا کی نجات ہو ہی نہیں سکتی اور جس طرح مَیں نے کہا سود غلامی کی ایک قسم ہے اور غلامی میں کبھی محبتیں نہیں پنپ سکتیں۔ ہمیشہ نفرتیں اٹھیں گی اور امن برباد ہو گا۔ پھر ہمارے غریب ملک ہیں کہ جہاں سود پر قرضے لیتے ہیں عموماً سندھ وغیرہ میں تو ہندو اس کاروبار میں ہمیشہ زیادہ ہے لیکن بعض مسلمان بھی یہ کام کرتے ہیں اور مخصوص لوگ ہیں جو یہ کام کرتے ہیں اور یہ جو سود پر قرضے ہیں یہ تمام عمر اس قرض لینے والے کو بلکہ ان کی نسلوں کو بھی کبھی سر اٹھانے نہیں دیتے۔

ایک امریکن اکانومسٹ ہے اس نے ہندو پاکستان کی ریسرچ پہ لکھا تھا کہ یہ لوگ ایسے ہیں جو بظاہر زمیندار بھی ہیں، جائیدادوں والے بھی ہیں لیکن ان کا حال یہ ہے کہ پیدا ہوتے ہیں قرض لے کر اور زندگی گزارتے ہیں قرض لے کر اور اس دنیا سے جب جاتے ہیں تب بھی قرض ہوتا ہے جو آگے اولادوں کو ٹرانسفر ہو جاتا ہے۔ تو یہ سود ہی ہے جو ان کو اس مشکل میں گرفتار کئے ہوئے ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے حکم

کے مطابق عمل کرنے والے ہوں تو بجائے یہ کہ نسلیں تک قرض کی زنجیروں میں جکڑیں اور پروان چڑھیں اور پھر آگے اگلی نسلوں کو ٹرانسفر کریں، بے چینی اور بے چارگی سے زندگی گزاریں وہ اس سے بچ سکتے ہیں۔ اور جب لوگوں کی یہ حالت ہوتی ہے، قرضوں میں جکڑے ہوتے ہیں تو پھر یہ کبھی نیک جذبات دوسروں کے لئے پیدا کرنے والے نہیں ہو سکتے خاص طور پر ان لوگوں کے لئے جن کے یہ مقروض ہوتے ہیں۔

پھر غریب ملکوں میں جن میں بہت سے مسلمان ممالک شامل ہیں مثلاً پاکستان ہے ویسے تو اسلام کا بہت نام ہے۔ لیکن ان کی بھی سودی نظام سے جان نہیں چھوٹ سکی۔ سود کا جو بھی نام رکھ لیں۔ بعض جگہ انہوں نے کچھ تبدیلیاں کی ہیں لیکن عملی صورت سود دینے کی ہی ہے۔ یہاں بھی امیر طبقہ جب بینکوں سے قرض لیتا ہے تو ادائیگی نہیں کرتا اور کچھ عرصے کے بعد وہ بڑی بڑی رقمیں معاف ہو جاتی ہیں۔ لیکن غریب طبقہ جو ہے وہ پستا چلا جاتا ہے، ساری سختیاں اسی پر ہو رہی ہوتی ہیں اور یہ باتیں پھر غریبوں میں بے چینی پیدا کرتی ہیں اور کسی طبقے کی بے چینی سے معاشرے میں سلامتی اور امن نہیں رہ سکتا۔ تو جیسا کہ میں نے شروع میں ذکر کیا تھا کہ پاکستان میں مہنگائی اس قدر ہے کہ غریب حقیقت میں پریشان ہے اور وہاں جو حالات ہیں اس وجہ سے امیر اور غریب کے فاصلے بڑھ رہے ہیں۔ جب یہ فاصلے بڑھتے ہیں تو پھر امن اور سلامتی کی ضمانت اس معاشرے میں نہیں دی جا سکتی۔ پس جہاں پاکستان کے احمدی اپنے ملک کے لئے دعا کریں وہاں ہمارا بھی فرض ہے کہ جو پاکستان سے باہر دنیا کے مختلف ممالک میں آباد ہیں کہ پاکستان کی سلامتی کے لئے دعا کریں کیونکہ آجکل پاکستان بھی ایک بڑے خوفناک دور سے گزر رہا ہے جس میں بہت سے عوامل ہیں لیکن ایک بڑی وجہ خود غرضی کا حد سے زیادہ بڑھ جانا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک پر رحم کرے اور دنیا کے ہر اس ملک پر رحم کرے جو اپنوں کے ہاتھوں بھی اور غیروں کے ہاتھوں سے بھی ظلم کی چکی میں پس رہا ہے۔ دنیا کے امیر ممالک نے غریب ملکوں کو مدد کے نام پر ایسے سودی قرضوں میں جکڑا ہوا ہے جس سے نکلنا اب ان کے لئے ممکن نہیں رہا اور یہ صورت بھی ایک غلامی کی صورت بن چکی ہے۔ ایسی غلامیوں میں ردّ عمل بھی ہوتے ہیں اور جب ردّ عمل ہوں تو پھر نہ صرف اس ملک کا امن اور سکون برباد ہوتا ہے بلکہ دنیا سے بھی سلامتی اٹھ جاتی ہے اور قوموں کے خلاف نفرتیں جنم لیتی ہیں اور اس خوفناک نتیجے کی جو منطقی نتیجہ ہے، جو نکلنا تھا، اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی خبر دے دی ہے۔ ہم مسلمانوں کو ہوشیار کر دیا ہے کہ اللہ کے نزدیک سودی روپیہ نہیں بڑھتا۔ جس کو تم بظاہر بڑھا ہوا سمجھتے ہو وہ اللہ کی پھٹکار کی وجہ سے، لعنت کی وجہ سے، بے برکت ہو جاتا ہے۔ پس خاص طور پر مسلمانوں کو اور مسلمان حکومتوں کو بھی اگر اپنے آپ کو ان فسادوں سے باہر نکالنا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کر کے ہی نکالا جا سکتا ہے۔ انصاف کے تقاضوں پر چل کر ہی نکالا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کر کے ہی نکالا جا سکتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جو برائیاں معاشرے میں قائم ہو چکی ہیں۔ جن چیزوں کو بعض لوگ شیر مادر سمجھ کر ہضم کرنے لگ گئے ہیں، ادائیگی حقوق سے غافل ہو چکے ہیں، ان کی طرف توجہ دلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جس سلامتی کے شہزادے کو بھیجا ہے، اس کو ماننا ہوگا۔ اس کے ماننے سے انکار کرو گے اور اس کے ماننے والوں سے ظالمانہ سلوک کرتے رہو گے تو پھر کبھی بھی ان فسادوں سے اور ان اندھیروں سے باہر نہیں نکل سکتے۔

ضرورتمندوں کا خیال، زکوٰۃ کی ادائیگی اور سُود کی مناہی کی جو آیات میں نے بیان کی ہیں ان آیتوں میں ایک آیت یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (الروم:42) کہ لوگوں نے جو اپنے ہاتھوں سے بدیاں کمائیں ان کے نتیجے میں فساد خشکی پر بھی غالب آ گیا اور تری پر بھی تاکہ وہ انہیں بعض اعمال کا مزہ چکھائے تاکہ شاید وہ رجوع کریں۔

پس یہ فساد جو اس زمانے میں ہمیں پھیلا ہوا نظر آتا ہے یہ ان بدیوں کی وجہ سے ہے۔ جس میں آج کا معاشرہ ملوث ہے۔ یہ اس حکم کی عدم ادائیگی کی وجہ سے ہے یا ان احکامات کی عدم ادائیگی کی وجہ سے ہے جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے ہمیں توجہ دلائی ہے۔ یہ سب نظارے جو ہمیں نظر آ رہے ہیں کہ ہر مسلمان ملک اور ہر مسلمان کہلانے والا شخص باوجود آزادی کے محکوم ہے، غیروں کی نظر میں مشکوک ہے گو کہ دنیا کا ہر ملک چاہے مسلمان ہو یا غیر مسلمان ہو روحانی لحاظ سے دیوالیہ ہو گیا ہے اور اس میں مزید اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اخلاقی برائیاں اور گراوٹیں حد سے زیادہ ہو چکی ہیں۔ تو یہ لوگ اگر اپنے آپ کو نہیں بدلیں گے تو اللہ تعالیٰ کی سزا کا مزا چکھیں گے۔ لیکن ایک مسلمان کا فرض بنتا ہے کہ جن کی کتاب میں، جن کی شریعت میں، ایک ایسی کتاب میں جو آخری شریعت لے کر آئی ہے اللہ تعالیٰ نے وارننگ دے دی ہے کہ جو جھٹکے مل رہے ہیں ان سے سبق حاصل کرو اور ایسے موقعوں پر اللہ تعالیٰ جب حالات کو بدلنے کے لئے اپنے بندوں کو مبعوث کرتا ہے، جو نیکیوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں تو ان مبعوث ہونے والوں کے پیغام کو سنو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوتے ہیں۔ حالات کی وجہ سے خود غور کرو اور ان کو تلاش کرو۔ تاکہ خود بھی بچ جاؤ اور پھر اس پیغام کو لے کر آگے بڑھو اور دنیا کو اس تباہی سے بچاؤ۔ پس ہر مسلمان کو غور کرنا چاہئے اور ہوش کرنی چاہئے۔ ورنہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی وارننگ بڑی سخت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "اس وقت لوگ روحانی پانی کو چاہتے ہیں۔ زمین بالکل مرچکی ہے۔ یہ زمانہ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کا ہو گیا ہے۔ جنگل اور سمندر بگڑ چکے ہیں۔...... انسانوں کے ہر طبقے میں فساد واقع ہو گیا ہے۔ جس پہلو اور جس رنگ میں دیکھو دنیا کی حالت بدل گئی ہے۔ روحانیت باقی نہیں رہی...... اخلاقی اور عملی کمزوریوں میں ہر چھوٹا بڑا مبتلا ہے۔ خدا پرستی اور خداشناسی کا نام و نشان مٹا ہوا نظر آتا ہے۔ اس لئے اس وقت ضرورت ہے کہ آسمانی پانی اور نور نبوت کا نزول ہو اور مستعد دلوں کو روشنی بخشے۔ خدا تعالیٰ کا شکر کرو اس نے اپنے فضل سے اس وقت اس نور کو نازل کیا ہے۔ مگر تھوڑے ہیں جو اس نور سے فائدہ اٹھاتے ہیں"۔

(الحکم جلد 7 مورخہ 31/ مارچ 1903ء، صفحہ 2)

پس احمدی خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس نور سے فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشی ہے۔ پس اس نور کو اپنے قول سے اور اپنے عمل سے پھیلانے کی کوشش کریں تاکہ دنیا کو بھی ان آفات سے محفوظ کر سکیں جن کی طرف دنیا جا رہی ہے اور جن کی وجہ سے ہو سکتا ہے کہ دنیا کا بہت بڑا حصہ تباہی کی لپیٹ میں آ جائے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

قادیان کے تعمیراتی کاموں کیلئے جونیئر انجینئرز (سول) کی

ضرورت ھے

قادیان میں اس وقت کئی تعمیراتی کام ہو رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں ان پراجیکٹس کی نگرانی کے لئے اوورسیئر سول/جونیئر انجینئرز سول (Junior Engineers Civil/ Overseers Civil) کی ضرورت ہے۔

لہٰذا جو احباب تعمیراتی پراجیکٹس کی نگرانی کی اہلیت رکھتے ہوں اور قادیان میں آکر خدمت بجالانے کے خواہشمند ہوں وہ فوری طور پر کوائف صدر/امیر کی تصدیق کے ساتھ ناظر اعلیٰ قادیان کو بھجوا دیں۔ نیز یہ بھی وضاحت کر دیں کہ کتنے عرصہ کے لئے وقت دے سکتے ہیں یا مکمل طور پر وقف کی خواہش رکھتے ہیں۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

اعلانِ دُعا

خاکسار کی اہلیہ امید سے ہیں۔ انشاء اللہ دو ماہ بعد ڈیلیوری ہونا متوقع ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں زچہ بچہ کی خیر و عافیت اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(اعانت بدر ۱۰۰ روپے) (شاہ محمد عبدالسلام آرہ بہار)

محمود احمد بانی

منصور احمد بانی

اَسد | شہروز | مسرُور

BANI ®

موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
(ESTABLISHED 1956)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
5 SOOTERKIN STREET, KOLKATA-700072

BANI AUTOMOTIVES
56 TOPSIA ROAD (SOUTH)
KOLKATA-700046

BANI DISTRIBUTORS
5 SOOTERKIN STREET
KOLKATA-700072

PHONE: CITY SHOWROOM: 2236-9893, 2234-7577, WAREHOUSE: 2343-4006, 2344-8741, RESIDENCE: 2236-2096, 2237-8749, FAX: 91-33-2234-7577

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب

’’حقیقت الوحی‘‘

کا تعارف

..............(سن اشاعت ۱۵رمئی ۱۹۰۷ء)..............

(حافظ مظہر احمد طیب صاحب-پاکستان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تالیف کردہ ہر تصنیف ہی اپنے اندر بے شمار روحانی خزائن اور عجیب اثر لئے ہوئے ہے۔لیکن حقیقۃ الوحی ایک غیر معمولی رنگ رکھتی ہے۔پھر اس کتاب کے مطالعہ کی حضورؑ نے بہت تاکید فرمائی ہے۔ بلکہ مختلف مذاہب کو اس کے مطالعہ کے لئے تین تین مرتبہ قسم دی ہے۔اس کتاب کی تاثیر اور اہمیت کا اندازہ حضورؑ کے اقتباسات سے لگایا جا سکتا ہے۔اس کتاب میں حضور نے وحی والہام کی حقیقت اور سچے اور جھوٹے ملہم کو پرکھنے کی کسوٹی بیان فرمائی ہے۔ کہ سچا ملہم اپنے ساتھ بڑے غیر معمولی نشانات رکھتا ہے اسی تسلسل میں آپ نے عظیم الشان نشانات اس کتاب میں درج فرمائے ہیں۔یہ عظیم الشان کتاب ۱۵رمئی ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی اس طرح آج اس کتاب کو تصنیف ہوئے ۱۰۰ سال ہو چکے ہیں ہمیں نہ صرف خود اس کتاب کا مطالعہ کر کے اپنے ایمانوں کو تازہ کرنا چاہئے بلکہ دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دینی چاہئے۔

وجہ تالیف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

’’بعد ہذا واضح ہو کہ مجھے اس رسالہ کے لکھنے کے لئے یہ ضرورت پیش آئی ہے کہ اس زمانہ میں جسطرح اور صدہا طرح کے فتنے اور بدعتیں پیدا ہو گئی ہیں۔اسی طرح یہ بھی ایک بزرگ فتنہ پیدا ہو گیا ہے کہ اکثر لوگ اس بات سے بے خبر ہیں کہ کس درجہ اور کس حالت میں کوئی خواب یا الہام قابل اعتبار ہو سکتا ہے اور کن حالتوں میں یہ اندیشہ ہے کہ وہ شیطان کا کلام ہو نہ خدا کا۔اور حدیث النفس ہو نہ حدیث الرب‘‘۔

(حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳)

اس کتاب کا اثر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

’’یاد رہے کہ یہ کتاب جو جامع جمیع دلائل و حقائق ہے اس کا اثر صرف اس حد تک ہی محدود نہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم سے اس عاجز کا مسیح موعود ہونا اکیس دلائل بینہ سے ثابت کیا گیا ہے بلکہ اس کا یہ بھی اثر ہے کہ اس میں اسلام کا زندہ اور سچا مذہب ہونا ثابت کر دیا ہے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲)

ترتیب مضامین

اس کتاب کے آغاز میں حضور نے وحی والہام کے مضمون کو کھولنے کے لئے چار ابواب باندھے ہیں۔ پہلے باب میں ان لوگوں کا ذکر ہے جنہیں سچی خوابیں یا سچے الہام تو ہوتے ہیں لیکن ان کا خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔دوسرے باب میں ان ملہمین کا ذکر ہے جن کا خدا تعالیٰ سے تعلق تو ہے لیکن کوئی خاص تعلق نہیں۔ تیسرے باب میں ان لوگوں کی علامات درج کی گئی ہیں جو خدا تعالیٰ سے اکمل اور اصفی طور پر وحی پاتے ہیں اور کامل طور پر ان کو مکالمہ ومخاطبہ کا شرف حاصل ہے پھر چوتھے باب میں حضور نے اپنے بارہ میں تحریر فرمایا ہے کہ ان تین مراتب میں سے حضور کو کون سا مرتبہ حاصل ہے اور آپ کو یہ مرتبہ کیسے حاصل ہوا۔آپؑ فرماتے ہیں:

’’سو میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے۔جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سید و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے راہوں کی پیروی نہ کرتا سو میں نے جو کچھ پایا اس پیروی سے پایا اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبیؐ کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔‘‘

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۶۵)

پھر حضور نے بہت سے اعتراضات اور سوالوں کے جوابات دیئے اور نصرت الٰہی کے ۲۰۸ نشانوں کو اس میں بیان فرمایا جن میں بہت سے قبولیت دعا کے نشانات ہیں بہت سے مباہلہ کے نشانات ہیں جن میں لوگوں نے آپ کو جھوٹ پہ یقین کرتے ہوئے چیلنج کیا مگر وہ خود حضور کی زندگی میں ذلت کی موت مر کر اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئے اور حضور کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر گئے،بعض نشانوں میں اللہ تعالیٰ نے بہت سے مریضوں کی اس مسیح کے ذریعہ مسیحائی فرمائی۔ بہت سی پیشگوئیاں حضورؑ نے اس کتاب میں درج فرمائی ہیں چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:-

’’اور یاد رہے کہ ہم نے محض نمونے کے طور پر چند پیشگوئیاں اس کتاب میں لکھی ہیں مگر دراصل وہ کئی لاکھ پیشگوئی ہے جن کا سلسلہ ابھی تک ختم نہیں ہوا اور خدا کا کلام اس قدر مجھ پر ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو سے کم نہیں ہوگا‘‘۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۰۷)

اس کتاب کے آخر میں حضور نے عربی زبان میں دو ابواب پر مشتمل ایک رسالہ الاستفتاء کے نام سے لکھا جس میں آپ نے اپنے دعاوی اور ان کے ساتھ غیر معمولی نصرت اور تائیدات الٰہی کا ذکر کر کے یہ استفتاء کیا کہ ایسے شخص کے بارہ میں آپ کا کیا خیال ہے جو جھوٹا ہونے کے باوجود ترقی پہ ترقی کر رہا ہے۔ پھر حضور نے اپنے الہامات لکھ کر ان کے منجانب اللہ ہونے کا دعویٰ دہرایا ہے اور فرمایا کہ اس رسالہ کا مقصد اتمام حجت ہے اس مضمون کو آپ نے یوں منظوم فرمایا:

ہے جہاں میں کوئی کاذب لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار
یہ اگر انساں کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں
ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار

یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ اس مضمون کا اصل مقصد تو اس کتاب کی اہمیت کے پیش نظر اس کے مطالعہ کی طرف توجہ دلانا ہے۔

چند اہم نشانات

درحقیقت تو ساری کتاب ہی نشانات سے پر ہے چند نشانات حضور کے الفاظ میں بطور نمونہ پیش کئے جاتے ہیں۔حضور فرماتے ہیں:-

’’میں جناب الٰہی میں یہی التجا کر رہا تھا کہ اگر میں کاذب ہوں تو کاذبوں کی طرح تباہ کیا جاؤں اور اگر میں صادق ہوں تو خدا میری مدد اور نصرت کرے۔ اس بات کو گیارہ برس گزر گئے جب یہ مباہلہ ہوا تھا۔ بعض اس کے جو کچھ خدا نے میری نصرت اور مدد کی میں اس مختصر رسالہ میں اس کو بیان نہیں کر سکتا۔یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں کہ جب مباہلہ کیا گیا تو میرے ساتھ صرف چند آدمی تھے جو انگلیوں پر شمار ہو سکتے تھے اور اب تین لاکھ سے بھی کچھ زیادہ میری بیعت کر چکے ہیں اور مالی مشکلات اس قدر تھے کہ بیس روپیہ ماہوار بھی نہیں آتے تھے اور قرضہ لینا پڑتا تھا اور اب میرے سلسلہ کی تمام شاخوں سے قریبا تین ہزار روپیہ ماہواری آمدنی ہے اور خدا نے اس کے بعد بڑے بڑے قوی نشان دکھلائے۔جس نے مقابلہ کیا آخر وہ تباہ ہوا۔ جیسا کہ ان نشانوں کے دیکھنے سے جو محض بطور نمونہ اس جگہ لکھے گئے ہیں ظاہر ہوگا کہ خدا نے کیسی کیسی میری مدد کی۔ایسے ہی ہزارہا نشان نصرت الٰہی کے ظاہر ہو چکے ہیں جو صرف ان میں سے اس قدر بطور نمونہ اس جگہ لکھے گئے ہیں۔

(حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد ۲۲)

چھہتر واں نشان: براہین احمدیہ میں میری نسبت خدا تعالیٰ کی یہ پیشگوئی ہے....یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تیری محبت لوگوں کے دلوں میں ڈالوں گا۔ اور میں اپنی آنکھوں کے سامنے تیری پرورش کروں گا۔ یہ اس وقت کا الہام ہے کہ جب ایک شخص بھی میرے ساتھ تعلق نہیں رکھتا تھا۔پھر ایک مدت کے بعد یہ الہام پورا ہوا اور ہزار ہا انسان خدا نے ایسے پیدا کئے کہ جن کے دلوں میں اس نے میری محبت بھر دی۔ بعض نے میرے لئے جان دیدی اور بعض نے اپنی مالی تباہی میرے لئے منظور کی اور بعض میرے لئے اپنے وطنوں سے نکالے گئے اور دکھ دیئے گئے اور ستائے گئے اور ہزار ہا ایسے ہیں کہ وہ اپنے نفس کی حاجات پر مجھے مقدم رکھ کر اپنے عزیز مال میرے آگے رکھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان کے دل محبت سے پر ہیں اور بہتیرے ایسے ہیں کہ اگر میں کہوں کہ وہ اپنے مالوں سے بکلی دست بردار ہو جائیں یا اپنی جانوں کو میرے لئے فدا کریں تو وہ تیار ہیں۔ جب میں اس درجہ کا صدق اور ارادت اکثر افراد اپنی جماعت میں پاتا ہوں تو بے اختیار مجھے کہنا پڑتا ہے کہ اے میرے قادر خدا درحقیقت ذرہ ذرہ پر تیرا تصرف ہے تو نے ان دلوں کو ایسے پر آشوب زمانہ میں میری طرف کھینچا اور ان کو استقامت بخشی یہ تیری قدرت کا نشان عظیم الشان ہے۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۳۹،۲۴۰)

استجابت دعا کا نشان

حضورؑ فرماتے ہیں:-

’’یاد رہے کہ خدا کے بندوں کی مقبولیت پہچاننے کے لئے دعا کا قبول ہونا بھی ایک بڑا نشان ہوتا ہے بلکہ استجابت دعا کی مانند اور کوئی بھی نشان نہیں۔ کیونکہ استجابت دعا سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک بندہ کو جناب الٰہی میں قدر اور عزت ہے۔اگرچہ دعا کا قبول ہو جانا ہر جگہ لازمی امر نہیں۔ کبھی کبھی خدائے عز وجل اپنی مرضی بھی اختیار کرتا ہے۔لیکن اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ مقبولین حضرت عزت کے لئے یہ بھی ایک نشانی ہے کہ بہ نسبت دوسروں کے کثرت سے ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور کوئی استجابت دعا کے مرتبہ میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ ہزار ہا میری دعائیں قبول ہوئی ہیں۔اگر میں سب کو لکھوں تو ایک بڑی کتاب ہو جائے۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۳۴)

غیر معمولی دعائیں

حضورؑ نے اس عظیم الشان تصنیف کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور بہت دعائیں کیں چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:-

''اب ہم اسی قدر پر کتاب کو ختم کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے چاہتے ہیں کہ اپنی طرف سے اس میں برکت ڈال دے اور لاکھوں دلوں کو اس کے ذریعہ سے ہماری طرف کھینچے۔ آمین۔ (صفحہ ۴۰۷)

اب ہم نشانوں کو اسی قدر پر ختم کر کے دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ بہت سی روحیں ایسی پیدا کرے کہ ان نشانوں سے فائدہ اٹھاویں اور سچائی کی راہ کو اختیار کریں اور بغض اور کینہ کو چھوڑ دیں اے میرے قادر خدا میری عاجزانہ دعائیں سن لے اور اس قوم کے کان اور دل کھول دے اور ہمیں وہ وقت دکھا کہ باطل معبودوں کی پرستش دنیا سے اٹھ جائے اور زمین پر تیری پرستش اخلاص سے کی جائے اور زمین تیرے راستباز اور موحد بندوں سے ایسی بھر جائے جیسا کہ سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے اور تیرے رسول کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور سچائی دلوں میں بیٹھ جائے آمین اے میرے قادر خدا مجھے یہ تبدیلی دنیا میں دکھا اور میری دعائیں قبول کر جو ہر یک طاقت اور قوت تجھ کو ہے اے قادر خدا ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔'' (صفحہ ۶۰۳)

پھر ۱۵ ر مارچ کے ایک اشتہار سے پتہ لگتا ہے کہ کس محنت، جانفشانی اور عرق ریزی سے حضور نے محض بنی نوع کی ہمدردی اور ان پر اتمام حجت کے لئے یہ ضخیم کتاب تصنیف فرمائی آپ فرماتے ہیں:-

''اب اس وقت اس تحریر سے میری غرض یہ ہے کہ میں نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں کافی طور پر ہر ایک قسم کا ثبوت اپنے دعویٰ کے متعلق لکھ دیا ہے اور باوجود اس کے کہ میں ان ایام میں بباعث طرح طرح کے عوارض جسمانی اور بیماریوں کے متواتر دورے اور ضعف اور ناتوانی کے اس لائق نہ تھا کہ اس قدر سخت محنت اٹھا سکوں۔

تاہم میں نے محض بنی نوع کی ہمدردی کے لئے یہ تمام محنت اٹھائی۔ اس لئے میں اپنی عزیز قوم کے اکابر علماء اور مشائخ اور ان سب کو جو اس کتاب کو پڑھ سکتے ہیں خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ اگر ان کو یہ کتاب پہنچے تو ضرور اوّل سے آخر تک اس کتاب کو غور سے پڑھ لیں۔...... اور میں انشاء اللہ بعض کو تو خود یہ کتاب بھیج دوں گا اور بعض دیگر کی نسبت میں وعدہ کرتا ہوں کہ اگر وہ قسم کھا کر لکھیں کہ قیمت کے ادا کرنے کی گنجائش نہیں تو میں بشرط گنجائش اور بشرط موجود ہونے کتاب کے ضرور ان کو اس شرط سے کتاب بھیج دوں گا کہ وہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر میری طرف تحریر کریں کہ وہ اوّل سے آخر تک ضرور کتاب کو پڑھیں گے اور نیز یہ کہ وہ نادار ہیں طاقت ادائے قیمت نہیں رکھتے اور میں دعا کرتا ہوں کہ جس شخص کو یہ کتاب پہنچے اور وہ خدا تعالیٰ کی قسم سے لاپرواہ رہ کر اور خدا کی قسم کو بے عزتی سے دیکھ کر کتاب کو اوّل سے آخر تک نہ پڑھے اور یا کچھ حصہ پڑھ کر چھوڑ دے اور پھر بدگوئی سے باز نہ آوے۔ خدا ایسے لوگوں کو دنیا اور آخرت میں تباہ اور ذلیل کرے۔ آمین

لیکن جو شخص اوّل سے آخر تک کتاب کو پڑھے اور خوب سمجھے اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ اب میں اس اعلان کو ختم کرتا ہوں۔ (صفحہ ۶۱۳)

حقیقۃ الوحی کے مطالعہ کی اہمیت

زندہ خدا: اے عزیزو! وہ قادر خدا جس کی ہم سب کو ضرورت ہے وہ اسلام نے ہی پیش کیا ہے۔ اسلام خدا کی قدرتوں کو ایسا ہی پیش کرتا ہے جیسا کہ وہ پہلے ظہور میں آئی تھیں۔ یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ بغیر اس کے کہ خدا کی قدرتیں اور خدا کے چمکتے ہوئے نشان ظاہر ہوں کوئی شخص خدا پر ایمان نہیں لا سکتا۔ یہ سب جھوٹے قصے ہیں کہ ہم پرمیشر پر ایمان لائے ہیں خدا کی شناخت کرانے والے اس کے نشان ہیں اور اگر نشان نہیں تو خدا بھی نہیں۔ پس اس لئے میں نے نمونے کے طور پر محض ہمدردی کی راہ سے کتاب حقیقۃ الوحی کو تالیف کیا ہے اور میں آپ لوگوں کو اس پرمیشر کی قسم دیتا ہوں جس پر ایمان لانا آپ لوگ اپنی زبان سے ظاہر کرتے ہیں کہ ایک دفعہ اوّل سے آخر تک میری اس کتاب کو پڑھو اور ان نشانوں پر غور کرو جو اس میں لکھے گئے ہیں۔ پھر اگر اپنے مذہب میں اس کی نظیر نہ پاؤ تو خدا سے ڈر کر اس مذہب کو چھوڑ دو اور اسلام کو قبول کرو۔ وہ مذہب کس کام کا ہے اور کیا فائدہ دے گا جو زندہ خدا تک زندہ نشانوں کے ساتھ رہبری نہیں کر سکتا۔ پھر میں آپ لوگوں کو اس پرمیشر کی دوبارہ قسم دیتا ہوں کہ ضرور ایک مرتبہ میری اس کتاب حقیقۃ الوحی کو اوّل سے آخر تک پڑھو اور سچ کہو کہ کیا آپ لوگ اپنے مذہب کی پابندی سے اس زندہ خدا کو شناخت کر سکتے ہیں۔ پھر میں تیسری مرتبہ اسی پرمیشر کی قسم دیتا ہوں کہ دنیا ختم ہونے کو ہے اور خدا کا قہر ہر طرف نمودار ہے ایک مرتبہ اوّل سے آخر تک میری کتاب حقیقۃ الوحی کو ضرور پڑھ لو۔ خدا تمہیں ہدایت کرے۔ موت کا اعتبار نہیں۔ خدا وہی خدا ہے جو زندہ خدا ہے۔ (صفحہ ۶۶)

احباب کو مطالعہ کی تلقین

ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ حقیقۃ الوحی کو اوّل سے آخر تک بغور پڑھ لیں بلکہ اس کو یاد کر لیں کوئی مولوی ان کے سامنے نہیں ٹھہر سکے گا کیونکہ ہر قسم کے ضروری امور کا اس میں بیان کیا گیا ہے اور اعتراضوں کا جواب دیا گیا ہے۔ (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۳۵)

اے پڑھنے والے اس کتاب کے خدا سے ڈر اور ایک دفعہ اوّل سے آخر تک اس کتاب کو دیکھ اور اس قادر مطلق سے درخواست کر کہ وہ تیرے دل کو سچائی کے لئے کھول دے۔ اور خدا کی رحمت سے نومید مت ہو۔ (صفحہ ۵۹۸)

حقیقۃ الوحی کے مطالعہ کے فوائد

میں نے جو کتاب حقیقۃ الوحی لکھی ہے اس کو جو شخص حرف بحرف پڑھ لے گا میں نہیں خیال کرتا کہ پھر وہ یہ خیال کرے کہ میں وہی ہوں جو اس کے خیال میں پڑھنے سے پہلے تھا۔ (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۱۶۶)

حقیقۃ الوحی کے تین سو سے زائد صفحے لکھے گئے ہیں اس کتاب میں ہر قسم کے دلائل لکھے گئے ہیں جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ اس کا بغور مطالعہ کریں جن لوگوں کو فرصت شوق اور فہم حاصل ہوگا اور اس کو بغور مطالعہ کرینگے ان میں ایک طاقت پیدا ہو جائے گی اور وہ پھر اس بات کے محتاج نہ رہیں گے کہ ایسے سوالات کے جوابات کسی سے دریافت کریں جماعت کے سب لوگوں کو چاہئے کہ یہ طاقت اپنے اندر پیدا کریں۔ (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۶۱)

قسم دینے کی وجہ

کتاب حقیقۃ الوحی میں ہم نے تمام قسم کی باتوں کو مختصر طور پر جمع کر دیا ہے اور اس میں قسم دی ہے کہ لوگ کم از کم اوّل سے آخر تک اس کو پڑھ لیں دوسرے کی قسم کا نہ ماننا بھی تقویٰ کے برخلاف ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دوسرے کی قسم پوری ہونے دی تھی اور حضرت عیسیٰ نے بھی دوسرے آدمی کی قسم کو پورا کیا تھا غرض ہم ایک نیک کام کے واسطے قسم دیتے ہیں کہ وہ (مخالفین۔ ناقل) بلا سوچے سمجھے گالیاں نہ دیں اور مخالفت نہ کریں کم از کم ہمارے دلائل کو ایک دفعہ بغور مطالعہ کر لیں خواہ تھوڑا تھوڑا کر کے پڑھیں پھر ان کو معلوم ہو جائے گا کہ حق کس بات میں ہے۔ (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۱۶۷)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں بار بار ان نشانا کا مطالعہ کرنے اور ان کے ذریعہ اپنے ایمانو بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ☆☆

مکرم مولوی برکت علی صاحب انعام درویش قادیان وفات پا گئے

افسوس! مکرم مولوی برکت علی صاحب انعام درویش قادیان ولد مکرم محمد اسماعیل صاحب ولد مکرم نظام دین صاحب صحابیؓ مورخہ ۳۰ رمئی کو امریکہ میں بعمر ۸۸ سال وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کوئٹہ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد قریباً ۱۷ سال کی عمر میں فوج میں بھرتی ہو گئے اور صوبے دار کی پوسٹ پر کام کرتے ہوئے ریٹائرمنٹ لے لی اور لاہور میں پولیس انسپکٹر کی سروس کی آپ کو پیشکش ہوئی جسے قبول نہ کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تحریک پر قادیان آئے اور درویشان میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ آرمی سروس کے دوران آپ نے سپورٹس کوچنگ کا کورس اٹلی میں کیا تھا۔ تقسیم ملک کے وقت مرکز قادیان کی حفاظت کے لئے آپ کے چھوٹے بھائی مکرم محمد یوسف صاحب درویش مرحوم پہلے آ گئے پھر آپ بھی جب اپنے والدین سے ملکر آنے لگے تو آپ کی والدہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے کہ دونوں بچے جا رہے ہیں اور گھر کو کوئی سنبھالنے والا نہیں تو آپ کے والد صاحب نے اپنی اہلیہ کو سمجھایا کہ اگر مرکز کی حفاظت کے لئے میری ضرورت پڑی تو میں بھی چلا جاؤں گا اور پیچھے بچوں کو تم سنبھالو گی۔ اس طرح آپ مرکز کی حفاظت کے جذبہ سے قادیان آ گئے اور چونکہ فوجی تجربہ کار اور بہادر نوجوان تھے تقسیم ملک کے مخدوش حالات میں نمایاں طور پر کام کرنے کا موقعہ ملا۔ بعد میں بھی کبھی ضرورت پڑتی تو آپ سکیورٹی کے شعبہ میں خاص خدمت انجام دیتے۔

آپ کو مختلف دفاتر میں کام کرنے کا موقعہ ملا۔ نائب ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے عہدے پر ریٹائر ہوئے۔ لمبا عرصہ افسر سپورٹس رہے۔ فٹ بال، والی بال، کبڈی، ہاکی کے بہترین کھلاڑی تھے احمدی نوجوانوں کے ساتھ قادیان اور گردونواح کے غیروں کو بھی گیموں کی ٹریننگ دیتے رہے۔ تقسیم ملک سے قبل آپ کی شادی ہو چکی تھی پہلی بیوی سے ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہیں تقسیم ملک کے بعد وہ قادیان نہ آ سکے تو آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی اجازت سے دوسری شادی مدراس میں مکرم عبدالرحیم صاحب کی بیٹی مکرمہ شہناز بیگم صاحبہ سے ۱۹۵۳ء میں کی جن سے چار بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں سب بچے شادی شدہ ہیں۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، ہنس مکھ، ملنسار ہر ایک سے محبت پیار کرنے والے اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ جملہ بھائی اور چار بہنوں سے بڑے تھے۔

کچھ عرصہ سے آپ اپنے بیٹوں کے پاس امریکہ میں رہ رہے تھے اور مختلف عوارض سے بیمار تھے اور وہیں وفات پائی۔ وہاں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی گئی۔ آپ کا تابوت آپ کے چھوٹے بیٹے ظفر احمد ندیم ۶ رجون کو قادیان لائے۔ اسی روز بعد نماز عصر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور قطعہ درویشان میں تدفین ہوئی اس موقعہ پر کافی تعداد میں غیر مسلم افراد بھی تشریف لائے۔ آپ کی بہن مکرمہ فضل بیگم صاحبہ اور بھانجے داماد مکرم ملک طاہر احمد صاحب اور بیٹی طیبہ ناہید ربوہ پاکستان سے اور بڑی بیٹی مکرمہ منصورہ عصمت صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمالک صاحب ملکانہ فرانس سے قادیان تشریف لائیں۔ بڑی بیٹی جرمن میں اور سب سے چھوٹی ربوہ میں ہیں جبکہ چاروں بیٹے امریکہ میں ہیں اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ منعقدہ

مجلس سوال وجواب

(9/جون 1995ء)

کیاعوامی تحریک سے خلافت کا قیام ہوسکتا ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ منعقدہ مجلس سوال وجواب 9/جون 1995ء میں حاضرین نے مختلف سوالات کئے۔ذیل میں خلافت سے متعلق ایک سوال اور اس کا جواب ہدیۂ قارئین ہے۔

یہ سوال وجواب ادارہ الفضل انٹرنیشنل اپنی ذمہ داری پر مرتب کر کے شائع کر رہا ہے۔(مدیر)

سوال۔ مسلمانوں میں خلافت کے قیام کے لئے تحریکیں چل رہی ہیں۔کیاعوامی تحریک سے خلافت کا قیام ہوسکتا ہے؟

جواب: اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا:

سوال تو یہ ہے کہ کس کی خلافت؟ اگر عوام کی خلافت ہے تو اس کو جمہوریت کہتے ہیں۔اسی کا نام بادشاہت ہے۔تو وہ تو چل رہا ہے۔پھر اَور کیا زور دے رہے ہیں خواہ مخواہ۔اگر اللہ کی خلافت ہے تو جب تک وہ نہ بنائے گا خلافت بن ہی نہیں سکتی۔اور اللہ اپنا خلیفہ خود بناتا ہے۔

حضور رحمہ اللہ نے غیر احمدی مسلمانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ لوگ وہ خلافت بند کر بیٹھے ہیں۔انہوں نے اللہ تعالیٰ سے اختیار ہی چھین لیا ہے کہ وہ کسی کو خلیفہ بنا سکے۔تیسری قسم بیچ کی خلافت کی ہے وہ خلیفہ کا خلیفہ ہوتا ہے۔اور اگر خلیفۃ اللہ ہی نہیں بنے گا تو اس کا خلیفہ کیسے بن جائے گا جس کو ہم خلیفۃ الرسول کہتے ہیں یا خلیفۃ المسیح کہتے ہیں۔

اس کی مزید تشریح کرتے ہوئے حضور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس میں اوّل خلافت کا قیام خدا تعالیٰ کی طرف سے خود ہوتا ہے۔ چنانچہ تمام انبیاء کی خلافت کا انتظام خود اللہ نے کیا۔ان کو کہتے ہیں خلیفۃ اللہ۔ اور خلیفۃ الرسول وہ جسے رسول خلیفہ بنائے یا اس کے بعد خدا خلافت کا نظام جاری کردے۔اور اللہ تعالیٰ نے وہاں بھی (خلافت کو) اپنی طرف ہی منسوب کر دیا ہے۔

حضور رحمہ اللہ نے اس موقع پر سورۃ النور کی آیت استخلاف کی تلاوت کی جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْامِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔

(سورۃ النور:56)

حضور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہاں اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ نبی کے وصال کے بعد خلافت کا قیام اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری ہے۔اور خلافت کا قیام ان لوگوں میں سے ہوگا جو نبی پر ایمان لاتے ہوں اور نیک عمل بجا لاتے ہوں۔لفظی ترجمہ ہے کہ وعدہ ہے اللہ تعالیٰ کا کہ مَیں قائم کروں گا۔وَعَدَاللّٰہُ اللہ نے وعدہ فرمالیا ہے ۔اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْامِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ان لوگوں سے جو ایمان لے آئے محمد رسول اللہ پر اور نیک اعمال بجالائے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اس کا تفصیلی ترجمہ کیا ہوا ہے کہ جو ایمان لاتے ہیں اللہ کے نیچے زمین پر خلافت کا کہ خدا کی خلافت قائم ہوگی اور اس خلافت سے باہر نکلنا بددیانتی ہے، بے ایمانی ہے ان لوگوں سے وعدہ فرماسکتا ہے ۔یعنی جو خلافت پر ایمان نہیں رکھتے ان کو اس مضمون سے باہر نکال دیا ہے۔اس پر بعض لوگوں نے شور بھی ڈالا مگر حضرت مصلح موعودؓ نے کہا کہ سیاق سباق بتارہا ہے کہ محمد رسول اللہ پر ایمان لانے کے بعد یہ ایمان خلافت کے ساتھ تعلق رکھنے والا مضمون ہے۔

حضور رحمہ اللہ نے فرمایا مگر یہ تو الگ بحث ہے۔غیر احمدیوں کے لئے تو صرف اتنا ہی مسلمہ ترجمہ کافی ہے کہ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے محمد رسول اللہ ﷺ پر اور نیک اعمال بجا لائے اللہ ان سے وعدہ کرتا ہے ۔ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ وہ ضرور زمین میں ان کو اپنا خلیفہ بنائے گا ۔یعنی ساری قوم کو جو لوگ ایمان لانے والے ہیں۔حضورؒ نے فرمایا کیسے بنائے گا ان کو خلیفہ؟ کیا ہر کوئی خلیفہ ہونے کا دعویٰ کر دے گا کہ آؤ مَیں بھی خلیفہ ہوں، فلاں بھی خلیفہ ہے، فلاں بھی خلیفہ ہے ۔حضورؒ نے آیت استخلاف کی طرف لوٹتے ہوئے فرمایا: ''کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ'' پہلے بھی تو لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا ان کی مثال دیکھو۔ جب موسیٰ کو خلیفہ بنایا اس کے بعد جو خلیفہ بنا پھر اس کے بعد خلیفہ بنے ۔ابراہیم علیہ السلام کے بعد خلفاء بنے، ساری قوم نے تو دعویٰ نہیں کیا تھا کہ ہم خلیفہ ہیں۔ ساری قوم خدا کی نمائندہ ہو تو ان کا خلیفہ خدا کا خلیفہ کہلا سکتا ہے ورنہ نہیں۔ بہت ہی خوبصورت مضمون اٹھایا ہے کہ تم سب کو نیک بننا پڑے گا۔خدا سے خلافت کا انعام پانے کی خاطر تم سب کو ایمان پر قائم رہنا ہوگا، تم سب کو نیک اعمال بجالانے ہوں گے ورنہ فاسقوں کو اللہ خلافت عطا نہیں کیا کرتا۔ اس لئے یہ شرط ہے کہ تم اس پر قائم رہو تو خدا وعدہ کرتا ہے کہ وہ تمہیں خلیفہ بنائے گا یعنی تمہیں اس دنیا میں اپنا نمائندہ بنا دے گا۔ وہ نمائندگی کس طرح عطا ہوگی؟

تمہارے اندر ایک خلافت کا نظام قائم کرے گا۔یہ مضمون ہے۔اس میں کہاں جمہوریت کا ذکر آیا ہے کہیں۔اور پھر وہ خلافت اللہ نے عطا فرمادی تھی۔حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد خلافت جاری ہوئی۔ اس کے بعد جب خلافت کی بے حرمتی ہوئی، اس سے مونہہ موڑا گیا تو خلافت کا رنگ بدل دیا۔وعدہ تو خدا نے پورا کیا مگر ایک اور رنگ میں۔قومی وحدت قائم نہ رہی۔ کیونکہ اسی آیت میں خلافت کے ساتھ کچھ شرطیں وابستہ تھیں۔ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا وہ خلافت جو خدا کی طرف سے عطا ہوتی ہے اس کی پہچان یہ ہے کہ دین کو تمکنت ملتی چلی جاتی ہے اور ترقی پر ترقی کرتا چلا جاتا ہے اور ہر خوف امن میں بدلتا ہے ۔نہ کہ ہر امن خوف میں بدلتا ہے۔

حضور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جب خلافت راشدہ کے بعد ہر امن خوف میں بدلنے لگا تو بعد میں جو خلافتیں آئی ہیں ان کو خلافت راشدہ نہیں کہا جاسکتا۔پھر اگر صرف حکومت کو خلافت کہہ دو تو اللہ تعالیٰ نے ملوکیت کے بارہ میں الگ ذکر فرمایا ہوا ہے، ملوکیت کی بات ہی الگ کی ہوئی ہے ۔وہ ملوکیت تھی اور اس کو خلافت اس لئے نہیں کہا جا سکتا کہ بیک وقت دو خلیفہ نہیں ہو سکتے ۔اور حضرت علیؓ اگر خلیفہ تھے تو روحانی طور پر معاویہ خلیفہ نہیں تھے۔بادشاہ تو کہلا سکتے ہیں، ایک مسلمان ملک کے مسلمان بادشاہ۔لیکن خلیفۃ الرسول ان معنوں میں نہیں کہا جاسکتا کیونکہ خلافت منقطع نہیں ہوتی۔

حضور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اسی خلافت کے اندر توحید کا مضمون بیان فرمایا گیا ہے۔اگر تم خلافت سے وابستہ ہوگے، یہ لوگ جن کا ذکر ہے خلافت سے وابستہ ہوجائیں گے تو اس کی نشانی یہ ہے یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا میری عبادت کریں گے اور میرا کوئی شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔وہ قوم جو خدا کی توحید پر قائم ہو اور شریک نہ ٹھہرائے وہ قوم اکٹھی ہوا کرتی ہے۔ جس طرح محمد رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک قوم تھی، ایک ہاتھ پر جمع تھی ۔ حضرت اقدس محمد رسول اللہ نے جس حال میں اسلام کو چھوڑا ایک ہاتھ پر اکٹھا کیا ہوا، ایک مٹھی کی طرح وہی ہے دنیا میں توحید کا اظہار۔یعنی دنیا میں توحید کا منظر جو ظاہر ہوتا ہے وہ روحانی توحید کے نتیجے میں اس کی برکت سے عطا ہوتا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے خلیفۃ اللہ ہونے کا حق ادا کر کے ایک مثال قائم کردی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ محمد رسول اللہ پر ایمان لائیں گے اور نیک اعمال بجالائیں گے ان کو بھی مَیں خلافت عطا کروں گا تو ان کی یہ نشانیاں ظاہر ہوں گی۔تین نشانیاں بیان فرمائیں۔

اوّل۔ دین کو تمکنت ملے گی اور دین دن بدن ترقی کرے گا۔

نمبر 2 ۔خوف آئیں گے اور ہر خوف کو خدا امن میں تبدیل کرتا چلا جائے گا۔

نمبر 3 ۔وہ اکٹھے رہیں گے، ایک ہاتھ پر جمع رہیں گے میری عبادت کریں گے اور ان میں کوئی شرک کا شائبہ نہیں ہوگا۔پھر دنیا کے لحاظ سے بھی وہ ایک متحدہ ملت واحدہ کے طور پر ابھریں گے۔ اگر ایسا نہ ہو وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ جو اس کے باوجود پھر کفر کرے گا فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ پس یہ لوگ ہیں جو فاسق ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ کے ترجمہ میں اس لئے یہ بات تقویت دیتی ہے کہ اٰمَنُوْا کا آغاز تو بہرحال رسول اللہ ﷺ پر ہے مگر اس آیت کے آغاز میں ایمان بالخلافت ضرور پیش نظر ہے کیونکہ جو کفر کرتا ہے اس کے بعد وہاں مومنوں کے اندر اندرونی کفر آ گیا۔کس چیز کا کفر کرتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ کا۔اگر رسول اللہ ﷺ کا کفر کرے تو اسلام سے ہی نکل جاتا ہے۔ یہاں کفر سے مراد خلافت کا کفر ہے۔ یہاں کفر سے مراد خلافت کی ناشکری ہے۔فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ان کا درجہ اسلام کے اندر فاسقین کا درجہ ہوگا۔بظاہر مسلمان رہیں گے لیکن فاسق کہلائیں گے۔تو یہ سارا مضمون مسلسل اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہے، خدا کی طرف خلافت کے مضمون کو منتقل کر رہا ہے کہ اللہ ہی خلافت قائم کرتا ہے۔ اور جب وہ قائم کرتا ہے تو یہ علامتیں ظاہر کرتا ہے جن کا بنانا بندوں کے بس کی بات نہیں ہے۔

حضور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اب بتائیں اس آیت کے مضمون کو سمجھنے کے بعد یہ کیسے خلافت قائم کریں گے؟ کوئی طریقہ ہے؟

ایک ہی راستہ تھا کہ خلیفۃ اللہ دوبارہ قائم ہو اور اس کے سوا کوئی راستہ نہیں تھا، ہے ہی نہیں، ممکن ہی نہیں۔ جب خلیفۃ اللہ کا انکار کر بیٹھے ہیں تو خلیفۃ الرسول یا خلیفۃ المسیح یا خلیفۃ المہدی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اور قرآن کے بعد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف رجوع کریں تو وہاں سے معاملہ خوب کھل جاتا ہے۔حدیث میں واضح طور پر آتا ہے کہ آپؐ نے قرآن کریم کی آیت کی رو سے یہ بتایا کہ خلافت ہوگی، پھر ملوکیت ہو جائے گی، پھر ملوکیت ظالم بادشاہوں میں تبدیل ہو جائے گی اور دن بدن معاملہ بگڑے گا۔اس دوران خدا کا یہ وعدہ کیسے پورا ہوگا کہ جو تم میں سے مومن اور نیک اعمال بجالانے والے ہیں ان کو تو بہرحال اللہ کی طرف سے کچھ حفاظت ملنی چاہئے ۔اس کی پیشگوئی فرمادی کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد ہوگا تو مجدد خلیفۃ اللہ کا قائم مقام ہے اور خلافت بدرجہ اَولیٰ۔ کیونکہ خلافت تمام امت کو امت واحدہ میں تبدیل کرتی ہے جبکہ مجدد وقتی اصلاح کر کے مرنے سے بچالیتا ہے، مزید Deterioration سے بچالیتا ہے۔

پس خلافت کلیۃً ختم نہیں ہوئی۔مگر خلافت کی ایک ثانوی شکل جس کو مجددیت فرمایا گیا اور کہیں رسول اللہ ﷺ نے اس مجددیت کو براہ راست خلافت نہیں کہا ۔اس لئے مَیں کہتا ہوں کہ مجددیت کی مثال ایسی ہے جیسے پانی نہ ہو تو تیمم کیا جاتا ہے۔وضو کے قائم مقام تو ہے مگر تیمم وضو نہیں کہلاتا۔تبھی رسول اللہ ﷺ نے آیت استخلاف کے تابع، کیونکہ آپؐ قرآن کریم سے باہر تو مضمون سوچا بھی نہیں کرتے تھے، اسی آیت کے تابع خدا سے اذن پا کر مجددیت کا وعدہ فرمایا لیکن اسے خلافت

نہیں کہا کیونکہ وہ خلافت کے سایہ میں پلنے والا ایک متبادل نظام تھا۔ اس کے عدم وجود کی صورت میں اس کا ایک متبادل نظام کہنا چاہئے۔

اب یہ سوال ہے کہ پھر خلافت کا ذکر کب فرمایا ہے؟ اگر رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد خلافت کی پیشگوئی نہیں کی پھر تو سارے مولوی مل کر اور سارے جہان کے مسلمان بھی مل کر خلیفہ نہیں بنا سکتے۔ اگر کی ہے تو اسی طرح پوری ہوگی جس طرح آپؐ نے فرمایا ہے اور اس کو بدل نہیں سکتے۔ آپؐ نے پیشگوئی کی ہے اور خلافت کو مسیح کے نزول کے ساتھ باندھا ہے۔ فرمایا جب مسیح ظاہر ہوگا، نبی اللہ۔ کیسی حکمت ہے اور کس طرح اندرونی نظام ہے کوئی تضاد نہیں۔ ثُمَّ تَكُونُ الْخِلَافَةُ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّة ۔ پھر منہاج نبوت پر خلافت قائم ہوگی کیونکہ نبوت کے بغیر منہاج النبوت کی خلافت بن ہی نہیں سکتی۔ جب تمہاری ناشکری کی وجہ سے ایک دفعہ منہاج النبوۃ کی خلافت میں انقطاع آ گیا تو پھر خلافت اپنی پوری شان کے ساتھ منہاج النبوۃ کے بغیر قائم نہیں ہوسکتی اس لئے اللہ تعالیٰ مسیح کو نازل فرمائے گا، مسیح موعود کو بھیجے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں ثُمَّ تَكُونُ الْخِلَافَةُ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّة پھر خلافت از سر نو شروع ہوگی منہاج النبوۃ پر۔

حضورؒ نے حاضرین مجلس سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اب بتائیں کہاں ہے مسیح ان کا؟ یہ سنا آپ نے کہ مسیح آ گیا ان کے اندر؟ جو آیا اس کا انکار کر بیٹھے ہیں۔ تو خلافت کے دو ہی راستے تھے دونوں کا انکار کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بعد ظلی نبوت کا انکار، چنانچہ ہوگئی خلافت آ ہی نہیں سکتی اور مسیح موعود کا نام لے کر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی کہ مسیح آئے گا تو خلافت آئے گی۔ مسیح آ گیا اور اس کا انکار کر دیا۔ اب خیالوں میں بیٹھے ہوئے ہیں کہ آئے گا۔ جب آئے گا تو پھر دیکھی جائے گی اس کے بغیر کس طرح خلافت لا سکتے ہیں۔ تو ان کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔

حضور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مَیں نے ان کو چیلنج کیا تھا خاص طور پر ہندوستان کے علماء کو کہ اگر تم اس بات میں سچے ہو کہ مسیح زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں (جو مناظرہ ہوا تھا ہندوستان میں اس کے جواب میں مَیں نے ان کو پیغام دیا تھا)۔ اگر تم واقعی سچے ہو، دھوکہ نہیں دے رہے تو آسان طریقہ یہ ہے کہ مسیح کو دعائیں کر کے اتار لو تو جماعت احمدیہ سے ایک ارب روپے انعام لے لو۔ انعام بھی لے لیں اور خلافت بھی قائم کر لیں، دونوں کام مفت میں۔ مسیح بھی اتریں گے سارے مسائل کا حل ہوگا۔ یہ جھگڑا ہمارا ختم ہو جائے گا اور جماعت احمدیہ کو چاہے جائیدادیں بیچنی پڑیں ہم ضامن ہیں اس بات کے کہ ہم آپ کو کم از کم ایک ارب دیں گے۔ جتنے مولوی آتے ہیں کروڑ کروڑ روپیہ دیتے چلے جائیں گے۔ لیکن اربوں بھی ہوں تو دیں گے۔

حضور رحمہ اللہ نے اس سوال کا مزید تجزیہ کرتے ہوئے اور ایک اَور پہلو سے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ویسے ان سے پوچھا جائے کہ خلافت کس طرح قائم کرو گے؟ خلافت، اللہ کے رسول سے قائم ہوتی ہے، خلیفۃ اللہ سے قائم ہوتی ہے اس کے بغیر ہو نہیں سکتی۔

پھر تم کس طرح قائم کر لو گے۔ پھر آگے خلیفہ سنیوں کا بنائیں گے یا شیعوں کا یا دونوں کا مشترکہ۔ اگر سنیوں کا بنائیں گے تو وہ خلافت کیسی جس سے اسلام کا ایک تہائی نکل کر ایک طرف بیٹھ جائے گا۔ ایک دوسرے کا سسٹم نہیں مانتے۔ ان کے خلیفہ کا شیعہ امت انکار کر رہی ہوگی اور اس کے انکار کو ایمان کا لازمہ قرار دے گی کہ جو اس بدبخت خلیفہ کو مانے گا جو شیعہ ائمہ سے الگ بنایا گیا ہے وہ بھی جہنمی، ان کا خلیفہ بھی جہنمی اور یہ سب امیر المنافقین۔ یہ لازماً کہیں گے اس کے بغیر کوئی چارہ ہی نہیں ورنہ اپنا ایمان کھوئیں گے۔ کیونکہ یہ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہی کہتے ہیں کیونکہ اس کا مسلک قائم رہ ہی نہیں سکتا اگر اس کے خلاف کوئی مسلک اختیار کریں۔ تو اگر کوئی خلیفہ بنایا گیا تو معاً اسی وقت شیعہ امت کی طرف سے یہ اعلان ہو جائے گا کہ یہ خلیفہ بھی منافق، تم سارے جو ماننے والے ہو وہ منافق ہو اور جو امیر المنافقین ایک دفعہ پہلے (نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِک) گزرے تھے اسی کا تم نے اعادہ کیا ہے اس کے سوا کچھ نہیں۔ اور شیعہ ائمہ کو اگر انہوں نے مل کر خلیفہ بنا دیا تو ان کو کہیں گے کہ یہ تو خارجی لوگ ہیں، اول درجہ کے منافق ہیں، یہ شیطانی موومنٹ ہے اس کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ تو خلافتیں دو ہو گئیں۔ تو آگے جا کے بڑی مصیبت پڑنی ہے۔ سنی خلافت اگر قائم ہو بھی جائے تو فوراً بٹنا شروع ہو جائے گی۔ کیونکہ یہ جو قبروں کو سجدہ کرنے والے ہیں ان سے وہ خلیفہ کیا سلوک کرے گا۔ یہ پہلے فیصلہ کر لیں کہ وہ خلیفہ وہابی ہوگا یا بریلوی ہوگا۔

حاضرین میں سے کسی نے کہا کہ ہر ایک اپنا اپنا خلیفہ بنا لیں گے۔

حضورؒ نے فرمایا: نہیں نہیں وہ تو ایک بھی نہیں بنا ان سے۔ اکٹھے نہیں ہوں گے، ہو ہی نہیں سکتا۔ ان کی ساری مسجدیں الگ الگ ہیں۔ سارے فرقے بھی الگ الگ نہیں بنائیں گے۔ مَیں یہ عرض کر رہا ہوں۔ کیونکہ فرقوں میں اندرونی اتحاد بھی نہیں ہے۔ اس وقت تک تو مَیں بیرونی بات کر رہا ہوں، بین الفرقہ صورتحال۔ اگر یہ بریلوی، وہابی کو خلیفہ مان جائیں گے تو وہابی ان کے سارے مزار بند کر دیں گے۔ داتا دربار رہے گا نہ کوئی اور دربار رہے گا۔ اگر کسی مزار کے پاس دعا کے لئے جائیں گے تو کوڑے پڑیں گے ان کو۔ ساری جھنڈیاں اور لیریں جو لٹکائی ہوئی ہوتی ہیں سب درخت صاف کر دئے جائیں گے اور کوئی پیر نہیں ہوگا جو ان کو بچہ دے یا کوئی اور برکتیں عطا کرے۔ اور پھر حضرت عبدالقادر جیلانی کا سارا سلسلہ بند کر دیا جائے گا کہ فضول فرضی کہانیاں تم بنا رہے ہو شریک ٹھہرا رہے ہو خدا کا۔ تو یہ سب سوچ کر ان کو فیصلہ کرنا پڑے گا کہ وہابی خلیفہ ماننا ہے یا نہیں۔

اور اگر بریلویوں کا خلیفہ بن گیا تو اس نے خانہ کعبہ کے گرد پھر وہی بت شروع کر دینے ہیں۔ رسول کریم ﷺ کی قبر کو سجدے ہوں گے، وہاں درویش ناچیں گے، چمٹے بجائیں گے۔ یہ حال وہاں کر دیں گے۔ تو یہ حال ہونا ہے تمہارا، یہاں ہو گا یا وہاں ہوگا۔ اب بتائیں یہ خلیفہ کس مسلک کے آدمی کو بنائیں گے۔ نورانی صاحب کو بنائیں گے یا ان میں کوئی مولوی چنیں گے۔

حضور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس سے پہلے ایک دفعہ ہندوستان میں خلافت موومنٹ چلی تھی اور اس کے لئے بڑا جوش پایا جاتا تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ان کو کہا کہ خدا کا خوف کرو، عقل کرو۔ تمہاری خلافت موومنٹ بالکل بے معنی ہے۔ کبھی اس طرح خلیفہ نہیں بنا کرتے۔ اور ٹرکی کے جس امیر کو تم اپنا خلیفہ بنایا کرتے تھے اس کو کوئی دلچسپی نہیں تمہاری خلافت سے۔ اور خلافت کی تحریک کرنے والے پتہ کون تھے؟ مہاتما گاندھی۔ یہ خلافت موومنٹ چلا رہے تھے اور لاہور میں خلافت موومنٹ کا بہت بڑا جلسہ ہوا۔ مولانا شوکت علی اور محمد علی جوہر نے تقریریں کیں اور پھر مہاتما گاندھی نے وہاں تقریر کی اور سارا مجمع Excite ہو گیا۔ بلّے بلّے مہاتما گاندھی کے۔ دیکھو یہ کہاں سے خلافت موومنٹ کی تائید میں آیا ہے۔ اور موومنٹ یہ تھی وہ ان کو پاگل بنا رہا تھا، کہتا تھا کہ خلافت اگر کرنی ہے تو اس ذلیل ملک کو چھوڑو اور مسلمان ممالک کی طرف ہجرت کر جاؤ۔ یہ خلافت موومنٹ تھی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے مسلمانوں کو روکا۔ انہیں کہا کہ خدا کے لئے ہوش کرو یہ تمہیں کنگال کر دے گا، پاگل بنا رہا ہے۔ خدا کے واسطے ہوش کرو اس طرح خلافتیں نہیں بنا کرتیں۔ کئی مسلمانوں نے اونے پونے اپنی جائیدادیں بیچ دیں اور ہندوؤں نے ان کی ساری جائیدادیں خرید لیں۔ بڑی قربانیاں کیں انہوں نے ان کے لئے۔ جو ایک کروڑ کی جائیداد تھی ہندوؤں نے ایک لاکھ میں خرید لی اور ان کو کہا کہ نکلو اب ہمارے ملک سے اور یہ سارے افغانستان پہنچ گئے۔ وہاں ان سے وہ سلوک کیا گیا کہ تم پاگل ہو گئے ہو۔ مار مار کے انہیں وہاں سے بھگا دیا۔ بھوکے ننگے کچھ کھانے کو نہیں تھا سب کچھ بک چکا تھا تو ان کے یہ قافلے پھر واپس آئے اور پھر اس وقت ان کو ہوش آئی کہ یہ کیا ہو رہا تھا ہمارے ساتھ۔

اور جب ترکی پہنچے تو اتاترک تو زندہ نہیں تھا، 1922-23 کی بات ہے۔ ترکی میں جو بھی حکومت تھی انہوں نے سب مولویوں کو نکال دیا کہ ہمیں کوئی دلچسپی نہیں۔ عربوں نے حجاز کے علاقہ کے جو بدو تھے انہوں نے تو ان کی حکومت توڑی تھی اس لئے یہ کس پر خلافت قائم کرتے۔ ادھر ہندوستان پر انگریزوں کی حکومت تھی۔ تو خلافت کسی معنی میں بھی قائم ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ چنانچہ وہ وہاں سے مایوس ہو کر واپس آئے اور پھر ٹرکی کے خلاف لکھنا شروع کر دیا کہ ہم تو اتنے اخلاص کے ساتھ گئے تھے خلافت کی آفر کی لیکن انہوں نے کہا کہ ہمیں کوڑی کی بھی پرواہ نہیں جاؤ بھاگو یہاں سے اور اپنی خلافت لے کر چلتے بنو۔

حضور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اب یہ دوبارہ خلافت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ان کو یاد دلانا چاہئے کہ حضرت مصلح موعودؓ کے جو اُس وقت کے انتباہات ہیں وہ تاریخی نوعیت کے ہیں۔ وہ دوبارہ شائع کروانے چاہئیں۔ انہیں بتائیں کہ یہ دیکھو یہ خلافت موومنٹ تھی تمہاری اور یہ تنبیہ کی گئی تھی۔ کس طرح مخالفت میں بولے تھے۔ اس موضوع پر احمدیہ جماعت کے خلاف فساد ہو گیا۔ جگہ جگہ احمدیوں کو مارا گیا، گلیوں میں گھسیٹا گیا، بہت تکلیفیں دی گئیں کہ خلافت کے قائل نہیں۔ حالانکہ خلافت کے تو احمدی ہی قائل تھے۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل ۲۷ جولائی ۲۰۰۷ء)

ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ درج ذیل بینکوں میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام رقوم بھجوانے کے لئے Online سہولت حاصل کی جا سکتی ہے:

1. State Bank of India, Qadian -Code-1571
   Sadr Anjuman Ahmadiyya, Qadian
   Ac.No. 10776119011
2. H.D.F.C. Bank, Batala
   Sadr Anjuman Ahmadiyya, Qadian
   Ac/No. 641232000057
3. ICICI Bank, Amritsar
   Sadr Anjuman Ahmadiyya, Qadian
   Ac/No. 006605000488

آئندہ مندرجہ بالا بینک اکاؤنٹس کے ذریعہ رقوم صدر انجمن احمدیہ کے نام بھجوائی جائیں اور سوائے اشد مجبوری کے دیگر بینکوں کے ذریعہ رقوم مرکز میں نہ بھجوائی جائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

تعلیمی تمغہ

تمام امراء، صدر صاحبان اور سیکرٹریان تعلیم کے علم کے لئے ضروری اعلان کیا جاتا ہے۔ تعلیمی سال ۲۰۰۶-۰۷ء کے مختلف کلاسوں کے سالانہ نتائج نکل چکے ہیں۔ یونیورسٹی اور صوبہ کے تعلیمی بورڈ میں جن احمدی طلباء/طالبات نے اوّل - دوئم اور سوئم پوزیشن حاصل کی ہے تو ایسے طلباء نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کو فوری طور پر اپنے تعلیمی کوائف کی سندات کے ساتھ اطلاع کریں تا کہ ان کو انعامی تمغہ دیئے جانے کے بارے میں جائزہ لیکر فیصلہ کیا جائے۔ جملہ شرائط کے ساتھ پوزیشن حاصل کرنے والوں کو ہی انعامی تمغہ کے زمرہ میں شامل کیا جائے گا۔ (ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت کا دورہ آندھرا

چنتہ کنٹہ: مورخہ ۱۹ رجون کو محترمہ بشریٰ پاشا صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت چنتہ کنٹہ تشریف لائیں۔ جہاں ممبرات لجنہ نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ کے ساتھ صوبائی صدر لجنہ محترمہ محمودہ رشید صاحبہ نائب صوبائی صدر محترمہ صدیقہ آفتاب صاحبہ، صوبائی سیکرٹری تجنید محترمہ صبیحہ ظفر صاحبہ اور محترمہ قدسیہ بیگم صاحبہ بھی یہاں تشریف لائیں۔ محترمہ بشریٰ نثار صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ کی صدارت میں ایک مختصر جلسہ ہوا۔ لجنہ کی مقامی تمام ممبرات کے علاوہ دیگر جگہوں کی مستورات نے بھی اس جلسہ میں شرکت کی۔ محترمہ افسر قادر صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ محترمہ صدر صاحبہ نے عہدنامہ دہرایا۔ محترمہ عائشہ نذیر صاحبہ نے نہایت خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔ خاکسارہ نے لجنہ اماء اللہ کی تمام ممبرات کی طرف سے محترمہ صدر لجنہ بھارت کا شکریہ ادا کیا اور لجنہ کی مختلف شعبوں میں کارگذاری رپورٹ پڑھ کر سنائی۔

محترمہ صدر صاحبہ نے حضور کے خطبات کے حوالے سے تربیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ محترمہ صبیحہ ظفر صاحبہ نے تربیت اولاد کے عنوان کے تحت تقریر کی۔ ناصرات کی لڑکیوں نے ترانہ پیش کیا۔ لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ کی طرف سے محترم بشریٰ نثار صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ نے محترمہ بشریٰ پاشا صاحبہ کی گلپوشی کی اور تحفہ پیش کیا۔ اسی طرح دوسرے مہمان صوبائی عہدیداران کی بھی گلپوشی کی گئی۔ نیز جلسہ میں شرکت کرنے والی تمام بہنوں، صوبائی عہدیداران کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور اجتماعی دعا کے بعد جلسہ کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

شام ۶ بجے محترم بشریٰ پاشا صاحبہ دیگر صوبائی عہدیداران پر مشتمل وفد قریبی دیہات وڈمان گیا۔ وہاں بھی مختصر جلسہ ہوا جس میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ بھارت نے خطاب فرمایا۔ وڈمان سے واپس آ کر عہدیدران لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ کی میٹنگ محترمہ بشریٰ پاشا صاحبہ کی صدارت میں رکھی گئی۔ نماز مغرب اور عشاء کی باجماعت ادائیگی کے بعد آپ نے ہر عہدیدار سے انفرادی طور پر ان کے شعبہ کے متعلق بات کی اور ان کی رپورٹیں دیکھیں۔ ہر ایک کو اپنے اپنے شعبوں میں بہتر کارکردگی کے لئے مفید مشورے دیئے۔ دُعا کروائی۔ میٹنگ کے بعد مہمانوں کے ساتھ ساتھ یہاں کے تمام عہدیداران کے لئے بھی کھانے کا انتظام صدر لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ کی طرف سے کیا گیا۔

دوسرے دن ۲۰ رجون کو محترمہ صدر صاحبہ لجنہ بھارت صوبائی عہدیداران، صدر صاحبہ مقامی نے مقامی بزرگوں اور بیماروں کے گھر جا کر عیادت کی۔ اس کے بعد وفد ضلع محبوب نگر روانہ ہوا۔ لجنہ اماء اللہ محبوب نگر نے بھی آپ کا خلوص دل سے خیر مقدم کیا۔ مختصراً جلسہ میں آپ نے لجنات کو مخاطب کیا۔ محبوب نگر سے وفد دیہات جڑ چرلہ کی لجنہ سے ملاقات کے لئے روانہ ہوا۔ (یاسمین لئیق جنرل سیکرٹری چنتہ کنٹہ)

حیدر آباد: لجنہ اماء اللہ حیدر آباد کے تحت ۲۴ رجون کو ساڑھے گیارہ بجے دن جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم احمدیہ جوبلی ہال میں ہوا۔ اس جلسہ میں مہمان خصوصی کے طور پر محترمہ بشریٰ پاشا صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت نے شرکت کی۔ صوبائی صدر محترمہ محمودہ رشید صاحبہ کی صدارت اور صدر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد محترم امۃ النعیم بشیر صاحبہ کی نگرانی میں جلسہ شاندار پیمانے پر کیا گیا۔ جس میں محترمہ صالحہ حمید صاحبہ نے تلاوت کی محترمہ طاہرہ تنویر صاحبہ نے حمد باری، کاچیگوڑہ کی ناصرات نے عربی قصیدہ اور کاچیگوڑہ (حلقہ) کی ناصرات کی ننھی بچیوں اور عزیزہ شازیہ طلعت، محترمہ راشد تنویر اور خاکسارہ بشریٰ مبارکہ کی نعتوں کے علاوہ محترمہ مریم عظیم صاحبہ، محترمہ فوزیہ ظفر صاحبہ، محترمہ امۃ النعیم بشیر صاحبہ نے تقاریر پیش کیں۔ آخر میں امۃ القیوم وسیم نے سلام پیش کیا پھر آخر میں صدر صاحبہ بھارت نے لجنہ سے خطاب فرمایا اور صوبائی صدر نے شکریہ ادا کیا۔ دُعا کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔ جلسہ کی حاضری ۴۲۵ تھی۔ (بشریٰ مبارکہ جنرل سیکرٹری حیدر آباد)

ظہیر آباد: مورخہ ۲۳ رجون کو محترمہ بشریٰ پاشا صاحبہ صدر لجنہ بھارت مع صوبائی صدر صاحبہ آندھرا پردیش و نائب صوبائی صدر صاحبہ دیگر رفقاء کے ساتھ ہماری مجلس میں تشریف لائیں۔ آپ کی آمد پر مکرم جناب محمد سہیل صاحب صوبائی امیر کے فارم ہاؤس میں جلسہ استقبالیہ رکھا گیا۔ تلاوت و نظم اور عہد نامہ دہرانے کے بعد خاکسارہ نے درج ذیل سپاس نامہ پیش کیا۔ ایک لمبے عرصہ کے بعد صدر صاحبہ بھارت و دیگر عہدیداران لجنہ اماء اللہ ظہیر آباد کی مجلس میں تشریف لائی ہیں۔ آپ کی آمد پر خاکسار معہ ممبرات لجنہ اماء اللہ ظہیر آباد اھلاً وسھلاً ومرحبا کا تحفہ آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہے اور آپ کی آمد ہم سب ممبرات کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کی پیش خیمہ ہو (آمین)۔ ظہیر آباد کی جماعت پُرانی جماعت ہے۔ ۱۹۸۵ء میں محترمہ اعظم النساء صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد اور سابق سیکرٹری تبلیغ محترمہ زاہدہ بانو صاحبہ مرحومہ کے ذریعہ لجنہ کی تنظیم کا قیام عمل میں آیا۔ مجھ سے پہلے محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ اقبال احمد صاحب احمدی لمبے عرصہ تک خدمت بجالاتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرے۔ مرحومہ کے ذریعہ متعدد احمدی اور غیر احمدی بچوں نے قرآن کریم پڑھا۔ آپ نے حسب توفیق خدمت کی۔ آپ نیک دعا گو اور بہت سے اوصاف حمیدہ کی مالک خاتون تھیں۔ میرے دور صدارت میں اللہ کے فضل سے قریب کے گاؤں رنجول میں جب نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ وہاں کی خواتین سے رابطہ پیدا کر کے ہر جلسہ اور اجتماع میں لجنہ کی ممبرات کو بلایا گیا۔ سابقہ اجتماع میں مقامی بعض غیر احمدی طالبات نے بھی شرکت کی۔ اور نیک خیالات اور خواہشات کا اظہار کیا۔ محترمہ انوری بیگم صاحبہ ممبر لجنہ ظہیر آباد کی کوشش سے ایک غیر احمدی خاتون کو جلسہ سالانہ قادیان پر لے جانے کے لئے صوبائی امیر صاحب نے تعاون کیا۔ جن کے ہم بہت مشکور ہیں۔

موجودہ صدر صاحبہ صوبائی محترمہ محمودہ رشید صاحبہ اور آپ کی نائب محترمہ صدیقہ آفتاب صاحبہ بھی ہمت کر کے لمبے سفر کی تکالیف برداشت کر کے متعدد مرتبہ ہماری مجلس میں تشریف لائیں۔ اور آپ نے رہنمائی کی۔ اور ہماری کاوشوں کو سراہا۔ آپ ہمارے شکریہ کی مستحق ہیں۔ اور سب سے زیادہ دُعاؤں اور شکریہ کے مستحق وہ ہیں۔ جنہوں نے ہم عورتوں پر عظیم احسان کیا ۱۹۲۲ء میں اس بابرکت تنظیم لجنہ اماء اللہ کا قیام فرمایا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے: اگر تم ۵۰ فیصدی عورتوں کی اصلاح کر لو تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائے گی گویا اسلامی فتوحات جو آئندہ ہونے والی ہیں اُن میں عورتوں کی اصلاح کا بہت بڑا دخل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر اُس کے فضل و کرم سے جماعت کی ۵۰ فیصدی عورتوں کی اصلاح ہو جائے تو ترقی اسلام کے سامان مہیا ہو جائینگے۔ اس الہام کے ذریعہ جماعت کے افراد پر یہ ذمہ داری عائد کی گئی ہے کہ اُن میں سے ہر شخص عورتوں اور لڑکیوں کی اصلاح کی طرف توجہ کرے۔ اور کوشش کرے کہ انہیں اسلامی تعلیم حاصل ہو۔ اُن میں اسلامی اخلاق پیدا ہوں۔ اور اسلام کی خدمت کا احساس اُن کے دلوں میں موجزن ہو''۔ (الفضل ۲۹ راپریل ۱۹۴۴ء)

نیز بانی تنظیم لجنہ اماء اللہ نے فرمایا: ''میں نے عورتوں کی اصلاح کے لئے لجنہ اماء اللہ قائم کی ہوئی ہے۔ لجنہ کو چاہئے کہ وہ اپنی تنظیم کو مکمل کر کے اور عورتوں کی اصلاح کے لئے اور تربیت اور اُن کے اخلاق کی درستی کے لئے جن سامانوں کی ضرورت ہے مہیا کرے۔'' نیز آپ نے فرمایا:

''عورت نہایت قیمتی ہیرا ہے لیکن اگر اس کی تربیت نہ ہو تو اس کی قیمت کچے شیشے کے برابر بھی نہیں۔ کیونکہ شیشہ تو پھر بھی کسی نہ کسی کام آ سکتا ہے۔ لیکن اُس عورت کی کوئی قیمت نہیں جس کی تعلیم اور تربیت اچھی نہ ہو۔ اور وہ دین کے کسی کام نہ آ سکے۔ پس جب تک افراد کی درستی نہ ہو۔ اس وقت تک قوم کبھی درست نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ قوم افراد کے مجموعہ کا نام ہے۔ پس لجنہ اماء اللہ نے بہت بڑا کام کرنا ہے۔ جو یہ ہے کہ جماعت کی تمام عورتوں کو اِس قابل بنا دیا جائے کہ وہ دین کی باتوں کو پڑھ کر اُن پر غور کر سکیں اور اُن کو سمجھ سکیں۔ جب دینی باتوں کی تفصیلات پر غور کرنے کا مادہ اُن کے اندر پیدا ہو جائے گا اُس کے بعد پھر یہ اُمید ہو سکتی ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھ سکیں اور دین کے لئے مفید کام کر سکیں۔'' (تقریر جلسہ سالانہ ۲۷ ردسمبر ۱۹۴۴ء)

پس پیارے آقا حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات ہم سب کے لئے مشعل راہ ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِن نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بعدہٗ ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا توکل علی اللہ'' کے عنوان پر عزیزہ ثمینہ فردوس نے تقریر کی اور محترمہ نیاز سلطانہ صاحبہ سابق صدر لجنہ چنتہ کنٹہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے نصائح جو آپ نے تربیتی اعتبار سے مستورات کو کی ہیں پڑھ کر سنائیں۔ اس کے بعد عزیزہ سہیلہ یاسمین نے نعت سنائی۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ بھارت نے سپاس نامہ کا شکریہ ادا کر کے مجلس کے کاموں کو سراہا اور تربیتی امور پر روشنی ڈالی اور مستورات کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے نظام وصیت کے متعلق بہنوں کو تفصیل سے بتایا۔ اس میں شامل ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد عزیزہ راحیلہ نصرت اور طاہرہ آفرین نے نعت سنائی۔ دُعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ اس جلسہ میں ۱۲-۱۳ غیر احمدی بہنوں نے شرکت کی اور اچھا اثر لیا۔ تمام مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔ (صفیہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ ظہیر آباد)

دُعائے مغفرت

۱- افسوس خاکسار کی والدہ محترمہ شمس النساء صاحبہ اہلیہ مکرم سید عبدالجبار صاحب آف مونگھیر بہار بعمر ۸۱ سال مورخہ ۲۶ رجولائی ۲۰۰۷ء کو وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نمازی دعا گو اور مہمان نواز اور موصوبیہ تھیں۔ بمقام جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ قادیان میں ان کی نماز جنازہ ۳۰ رجولائی ۲۰۰۷ء کو محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان نے پڑھائی۔ تمام احباب جماعت سے ان کے درجات کی بلندی و پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (سید بشیر احمد ابن سید عبدالجبار صاحب آف رانچی صوبائی امیر جھارکھنڈ)

۲- افسوس! میری بیٹی عزیزہ حمیدہ نصرت صاحبہ اہلیہ مکرم عبداللطیف صاحب ساکن حیدر آباد مورخہ ۲۹ مئی کو اچانک ہارٹ اٹیک کے سبب وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ صوم وصلوۃ کی پابند نیک اور مخلص تھیں باوجود مشکلات کے ہمیشہ جماعتی نظام کو مقدم رکھا۔ مرحومہ کی تین بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خاوند اور بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور بچوں کے بہتر رشتوں کے سامان فرمائے۔ آمین (مریم صدیقہ اہلیہ قریشی محمد شفیع عابد صاحب درویش مرحوم قادیان)

مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو (کینیڈا) میں
بعض جماعتی جلسوں کی روداد

(رپورٹ: محمد اکرم یوسف - کینیڈا)

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام: مسجد بیت الاسلام ٹورنٹو میں جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام 23 مارچ 2007ء کو نماز مغرب کے بعد زیر صدارت مکرم عبدالعزیز خلیفہ صاحب نائب امیر اوّل جماعت احمدیہ کینیڈا ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد جلسہ کے پروگرام کا تعارف مکرم لال خان صاحب نائب امیر دوئم جماعت احمدیہ کینیڈا نے کروایا۔ ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ آپ کے الہامات کی روشنی میں'' اِس موضوع پر اردو میں مکرم منصور احمد ناصر صاحب نے خطاب کیا۔ فاضل مقرر نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہزارہا امور غیبی سے مطلع کیا گیا جو اپنے اپنے وقت پر پورے ہوکر آپ کی صداقت پر مہر بن گئے۔ آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان دو اقتباسات پیش کر کے اپنی تقریر ختم کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ پر ایمان لانے کی اہمیت عنوان پر جلسہ کا اختتامی خطاب مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا کا تھا۔ آپ نے اپنے انگریزی خطاب کے آغاز میں سورۃ النساء کی آیت 137 کی تلاوت کی اور تفسیر بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اِس آیت میں اور پھر سورۃ جمعہ کی آیات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ پر ایمان لانے کے لئے ارشاد ہوا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مومنین کی جماعت کو ہدایت کی ہے کہ جس طرح پہلے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ہیں اُسی طرح آنے والے وقت میں ایک اور نبی پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔ 9 بج کر 45 منٹ پر مکرم عبدالعزیز خلیفہ صاحب صدر مجلس کی اجتماعی دعا کے بعد یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم: مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں 31 مارچ 2007ء بروز ہفتہ بعد نماز عصر جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ مکرم عبدالعزیز خلیفہ صاحب نائب امیر اوّل جماعت احمدیہ کینیڈا کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔

مکرم ملک لال خان صاحب نائب امیر دوئم جماعت احمدیہ کینیڈا نے پروگرام کی تفصیلات بیان کیں اور اِس مبارک تقریب کے دوران خصوصیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی یاددہانی کروائی۔

ڈاکٹر محمد اسلم داؤد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کینیڈا نے '' رحمۃ للعالمینؐ۔ ہمارے لئے بے مثال نمونہ'' کے موضوع پر انگریزی میں خطاب کیا۔ آپ نے اوصاف کریمانہ کے چند پہلوؤں کا ذکر کیا اور کہا کہ جس معاشرے میں ہم اور ہمارے بچے پرورش پارہے ہیں اُس میں نجات کا راستہ صرف یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک اور مطہر نمونہ کو اپنائیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے احادیث کی مدد سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اوصاف کریمانہ کا ذکر کیا اور بتایا کہ آج کے تمام مسائل خواہ وہ ازدواجی ہوں، تربیت اولاد کے ہوں، لین دین کے ہوں، معاشرے میں عدل وانصاف کے ہوں، جنگ یا عالمی امن کے ہوں، تمام کا حل رحمت للعالمین کی ذات پاک صلی اللہ علیہ وسلم میں مل سکتا ہے۔ آپ کی تقریر کے بعد ناصرات نے ایک نعت پیش کی۔ نعت کا انگریزی ترجمہ عزیزم عمیر احمد نے پیش کیا۔

جماعت احمدیہ کا نعت گوئی کا اسلوب: اِس علمی اور ادبی موضوع پر پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب نے بڑی وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا کہ دنیا کی تاریخ کا یہ عجیب واقعہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لے کر آج تک آپؐ کی مدح میں لوگ نظم ونثر میں باتیں کرتے آئے ہیں، نظم میں جو خراج تحسین پیش کیا جاتا ہے اُس کے لئے نعت کا لفظ مخصوص ہے۔ جب بھی نعت کا لفظ استعمال میں آتا ہے تو سمجھ لیا جاتا ہے کہ یہ ہمارے پیارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت میں کہا جارہا ہے۔ لیکن بعض شعراء نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں اتنے مبالغہ سے کام لیا کہ نعت پڑھتے وقت یہ اندازہ لگانا مشکل ہو جاتا ہے کہ اشعار اللہ تعالیٰ کی حمد میں بیان کئے جارہے ہیں یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بیان کی جارہی ہے۔ آپ نے حضرت جنید بغدادی کی ایک روایت پیش کی جس میں لکھا ہے کہ۔

با خدا دیوانہ باشی۔ با محمدؐ ہوشیار

نعت کا یہ اسلوب ہمارے ہاں چلا آرہا تھا کہ ہم لوگ عبارت آرائی اور لفظوں کے کھیل میں مبالغہ سے بلکہ بے انتہا مبالغہ سے کام لیتے رہے۔ آپ نے نظم ونثر کے نمونہ تحریر کا موازنہ پیش کرتے ہوئے واضح کیا کہ جماعت احمدیہ کے علم کلام میں اور دوسروں کے علم کلام میں کیا فرق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود نعت گوئی کی ایسی اعلیٰ روایت قائم فرمائی کہ آج بھی لوگ پڑھتے ہیں اور سر دُھنتے ہیں، لیکن اگر شاعر کا نام پتہ چل جائے تو اُن کا رنگ بدل جاتا ہے۔ آپ نے کہا ہمارے ہاں اچھے شعروں کی تقلید کی جاتی ہے محض لفظوں کے پیچھے نہیں جاتے۔ آخر میں آپ نے حضرت علامہ حافظ سید مختار احمد شاہجہانپوری رحمہ اللہ کا یہ شعر سُنایا۔

حدِ شرک سے باہر رہیے پھر جو جی میں آئے کہیے
سب شایانِ شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اور اس بحث کو یوں ختم کیا کہ ہمارے ہاں نعت گوئی کا جو اسلوب ہے اُس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کا زیادہ بیان ہے۔

آپ کی علمی اور ادبی تقریر کے بعد مکرم مرزا قدیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انتہائی خوبصورت نعت سُنائی۔

وہ پیشوا ہمارا جس ہے نور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے

اختتامی تقریب: مولانا مبارک احمد نذیر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے اپنی اختتامی تقریر میں آنحضرت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والہانہ عشق کا تذکرہ کیا۔ آپ نے قرآن کریم کی ان چند آیات کا ذکر کیا جن میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کریمانہ بیان فرمائے گئے ہیں۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ بابرکت تقریب ختم ہوئی۔

یوم خلافت کے اجتماع: یوں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا کی تمام جماعتوں اور ذیلی تنظیموں نے ماہ اپریل میں یوم خلافت کی نسبت سے مختلف انواع کے پروگرام ترتیب دے رکھے تھے، جن میں کھیلوں کے مقابلے، کوئز پروگرام اور تقریری مقابلے شامل تھے۔ لیکن 27 رمئی 2007ء کو تمام ریجنل جماعتوں نے اپنے اپنے مراکز میں یوم خلافت کے اجتماع منعقد کئے، جن میں خلافت کی اہمیت و برکات کے علاوہ جماعت احمدیہ کے سو سالہ دور خلافت کے تذکرے ہوئے۔ سب سے بڑا اجتماع ٹورانٹو کی مرکزی مسجد بیت الاسلام میں بعد نماز ظہر محترم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا کی صدارت میں ہوا۔ اِس پُر مسرت موقع پر مسجد کو رنگ برنگی جھنڈیوں اور بینرز سے سجایا گیا تھا۔ جب کہ امت مسلمہ میں دنیا بھر کے کروڑوں مسلمان اس نعمت عظمیٰ سے محروم ہیں اور دنیا بھر میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جس کو خلافت کی نعمت، سیادت اور قیادت نصیب ہے اور یہ انتہائی خوشی اور مسرت کا مقام ہے۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد اطفال الاحمدیہ پیس ویلج کے عزیزم گوہر ظہور نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درویشانہ زندگی کا ذکر کیا۔ جس کے بعد اطفال کے ایک گروپ نے ترانہ پُر جوش انداز میں گایا۔

دین احمد کا جو آج سالار ہے

جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طالب علم عزیزم فرحان اقبال نے برکات خلافت کے موضوع پر انگریزی میں تقریر کی۔ جس کے بعد صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا مکرم ملک کلیم احمد صاحب نے سوال و جواب کا ایک دلچسپ مقابلہ کروایا۔ خلافت احمدیت سے متعلق سوالات پہلے اطفال سے کئے جاتے اور اگر بچے جواب نہ دے پاتے تو وہی سوال خدام اور پھر انصار سے کیا جاتا۔ صحیح جواب دینے والے کو مکرم ملک لال خان صاحب، نائب امیر دوم چاکلیٹ بطور انعام دیتے۔ یہ مقابلہ نصف گھنٹہ تک جاری رہا۔ کوئز میں اطفال کا جوش و خروش قابل تحسین تھا اور بہت ہی کم سوال خدام اور انصار بھائیوں تک پہنچ پائے۔

اس کے بعد مکرم ناصر احمد وینس صاحب نے نظم سنائی۔ جلسہ یوم خلافت کی پہلی تقریر محترم ملک لال خان صاحب نائب امیر دوم کی تھی۔

آپ کی تقریر کے بعد حاضرین کو ایک ویڈیو دکھائی گئی جس میں تین خلفائے احمدیت کے کینیڈا میں ورود مسعود کے بابرکت دورہ کی چند جھلکیاں، ربوہ اور قادیان دارالامان کی بستیوں کے دِلرُبا مناظر اور دُنیا بھر میں احمدیہ مساجد کے نظارے دکھائے گئے۔

اِس ایمان افروز پروگرام کے پس منظر میں ناصرات الاحمدیہ نے حضرت صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ کی نظم گائی۔ ۔ نہ مایوس ہو نہ گھٹن ہو طاری

محترم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے اپنے اختتامی خطاب کا موضوع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فارسی شعر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی زندگی کے چند ایمان افروز واقعات پیش کئے اور کہا کہ ہماری کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ہم اپنی زندگیوں کو اُسی نہج پر ڈالیں کہ ہم میں سے ہر ایک نور دیں بن جائے۔

محترم امیر صاحب کی اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ بابرکت تقریب دتقریباً ساڑھے چار بجے اختتام کو پہنچی۔

❀❀❀❀

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

پاکستان میں پے در پے خودکش حملے

◆ مورخہ 14 جولائی کو پاکستانی سرحد پر واقع وزیرستان قبائلی علاقہ میں میران شاہ کے قریب ایک خودکش بمبار نے مادہ آتش گیر سے لدی اپنی گاڑی پاکستانی فوجی قافلہ سے ٹکرادی جس میں کم سے کم 24 پاکستانی فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔ شمالی وزیرستان میں طالبان کے ایک ترجمان نے دھمکی دی تھی کہ 15 جولائی تک علاقے سے فوجی چوکیاں ہٹالی جائیں۔ ◆ 15 جولائی کو شمالی مغربی پاکستان میں ایک خودکش کار بمبار نے پاکستانی فوج کے قافلے پر حملہ کیا جس میں 12 فوجیوں سمیت 17/اشخاص ہلاک ہوگئے۔ ◆ 17 جولائی کو اسلام آباد میں ایک جلسہ کے دوران دو بم دھماکوں میں کم از کم 17/افراد ہلاک اور 100 زخمی ہوگئے۔ ◆ اسی روز لال مسجد کے خلاف کاروائی کے بعد قبائلی علاقوں میں تیز ہورہے تشدد کے سلسلہ میں انتہاپسندوں نے دو پولیس چوکیوں کو تباہ کردیا۔ ◆ 18 جولائی کو قبائلی علاقے شمالی وزیرستان کے صدر مقام میران شاہ کے قریب ایک فوجی قافلے پر حملے میں 17 فوجی ہلاک اور 10 زخمی ہوگئے۔ ◆ اسی روز شمالی وزیرستان میں ایک دوسرے واقعہ میں بارودی سرنگ کے دھماکے اور فائرنگ سے ایک فوجی سمیت چھ افراد زخمی ہوگئے۔ ◆ 19 جولائی کو ایک خودکش حملہ کے نتیجہ میں جونارتھ ویسٹ پاکستان مین شام فوجی چھاؤنی میں ایک مسجد پر کیا گیا 15/افراد ہلاک ہوگئے۔ خبر کے مطابق اس دن مختلف دھماکوں کے سبب پاکستان میں 57 افراد ہلاک ہوئے۔

لال مسجد پر کریک ڈاؤن کے بعد شمال مغرب پاکستان میں بم دھماکوں کا ایک سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں سینکڑوں افراد اب تک ہلاک ہوچکے ہیں۔

حملے حکومتی پالیسی کا ردعمل - طالبان کے کمانڈر مولانا فقیر محمد کا بیان

قبائلی علاقے میں مقامی طالبان کے کمانڈر مولانا فقیر محمد نے کہا ہے کہ پاکستان میں موجود مجاہدین اسامہ بن لادن اور ملا عمر کی سربراہی میں متحد ہیں اور مختلف علاقوں میں مختلف ناموں سے سرگرم عمل ہیں۔ بی بی سی سے بات چیت کرتے ہوئے مولانا فقیر محمد کا کہنا تھا کہ پاکستان میں سرگرم مجاہدین کی توجہ افغانستان اور عراق میں اتحادی اور امریکی فوجیوں کے خلاف لڑنے پر مرکوز تھی۔ مگر بقول ان کے جنرل پرویز مشرف کی پالیسیوں نے انہیں مجبور کیا کہ وہ پاکستان کے اندر ہی خودکش حملے کرنے کی حکمت علی اپنائیں۔ ملا فقیر محمد کا مزید کہنا تھا کہ اگر جنرل پرویز مشرف نے امریکہ کا ساتھ نہیں چھوڑا تو پھر افغانستان اور کشمیر میں تو امن ہوسکتا ہے لیکن پاکستان کی صورتحال خراب سے خراب تر ہوتی جائے گی۔

لال مسجد آپریشن کے دوران پولیس نے دوکانوں پر ہاتھ پھیرا

لال مسجد کے آس پاس رہنے والے دکانداروں نے الزام لگایا ہے کہ لال مسجد آپریشن کے دوران پاکستانی پولیس اور فوجی جوانوں نے ان کی دوکانوں اور باہر رکھے گئے کئی طرح کے سامان پر بھی ہاتھ صاف کیا۔ دکانداروں نے بتایا کہ 9 دنوں تک چلے کرفیو اور اس کے بعد کی کاروائی کے دوران پاکستانی فوج کے جوانوں نے دکان کے باہر رکھے ہوئے ریفریجریٹروں کا تالہ توڑ کر کھانے پینے کا سامان جیسے سوفٹ ڈرنک، آئس کریم اور چاکلیٹ ختم کردیئے۔ لال مسجد کے قریب واقع ملوری مارکیٹ کے سیکٹر 6 میں واقع دکانوں کے مالکان نے کہا کہ دوکانوں سے کھانے پینے کا سامان غائب ہوچکا ہے۔ دکاندار چاہتے ہیں کہ اب انہیں معاوضہ دیا جائے۔ دکانداروں نے سرکار سے 55 کروڑ ہرجانہ کی مانگ کی ہے۔ خبر کے مطابق دکانداروں کو لال مسجد آپریشن کے دوران ڈبل نقصان ہوا ایک طرف شدت پسندوں نے ویڈیو لائبریری کی دکانوں میں توڑ پھوڑ کی تو دوسری طرف کرفیو کے دوران بھوکے نوجوانوں نے دوکانوں کا سامان ہی ختم کردیا۔

ناکام ملکوں میں پاکستان کا نمبر اوپر

مشہور میگزین فارن پالیسی اور فنڈ فار پیس نامی تنظیم نے دنیا کے ناکام ممالک کی فہرست جاری کی ہے جس میں پہلے 12 مقام میں افغانستان عراق کے علاوہ پاکستان کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

اس فہرست میں پہلے مقام پر سوڈان کو رکھا گیا ہے اور اسے سب سے ناکام ملک بتایا گیا ہے جبکہ دوسرے نمبر پر عراق ہے۔ فہرست کے پہلے دس ملکوں میں 8 ممالک افریقی براعظم سے ہیں یہ فہرست مختلف ملکوں میں سیاسی اقتصادی کلچرل اور سوشل نقطہ نظر کو دھیان میں رکھ کر بنائی گئی ہے۔ ایشیائی ممالک میں افغانستان کو فہرست میں آٹھویں نمبر رکھا گیا ہے جبکہ پاکستان 12 ویں نمبر پر ہے۔ بنگلہ دیش کو 16 ویں مقام پر رکھا گیا ہے جبکہ ایشیا کے ایک اور ملک برما کو 14 واں مقام دیا گیا ہے۔ فہرست میں پہلے نمبر پر سوڈان ہے جہاں پچھلے دو دہاکوں سے خانہ جنگی جیسی حالت بنی ہوئی ہے۔ اس فہرست کا مطلب یہ لگایا جاتا ہے کہ ان ممالک کی حالت بدتر ہے اور یہ کبھی بھی بالکل ناکام ہوسکتے ہیں۔ فہرست میں نیپال اور سری لنکا کو بھی بہت اوپر مقام دیا گیا ہے جہاں نیپال کو 21 ویں اور سری لنکا کو 25 ویں مقام پر رکھا گیا ہے۔ نیپال میں جہاں نکسلی مسائل کے بعد فی الحال حالت نارمل ہے وہیں سری لنکا میں تامل باغیوں کا مقابلہ ابھی بھی جاری ہے۔

شوگر کی دوائی سے ہارٹ اٹیک ہوسکتا ہے - برٹین کی نئی ریسرچ

برٹین کے ریسرچ کرنے والوں نے اب ایک نئی ریسرچ کی ہے۔ مشرقی این جیلیا یونیورسٹی کے ریسرچ سکالروں نے اپنی ریسرچ میں اس بات کا دعویٰ کیا ہے کہ ٹائپ 2 شوگر میں دو طرح کی دواؤں کے استعمال سے دل کے دوروں کا خدشہ بڑھ جاتا ہے۔ قابل غور ہے کہ ٹائپ 2 شوگر خون میں شکر کی مقدار کافی بڑھ جانے سے ہوتی ہے۔ اس ریسرچ میں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر مریض کو شوگر ہے تو ان دواؤں کے استعمال سے ہارٹ اٹیک کا خدشہ اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ ریسرچ کرنے والوں نے تقریباً 78 ہزار مریضوں پر ریسرچ کی ہے۔ بی بی سی نیوز کے آن لائن ایڈیشن میں اس رپورٹ کے بارے میں اور زیادہ جانکاری دی گئی ہے۔

ریسرچ کرنے والوں نے اس کے علاوہ بھی اس بیماری سے جڑے کئی پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ ریسرچ کرنے والوں نے پایا کہ 200 مریض جنہیں دل کی بیماری اور شوگر بھی ہے انہیں ان دواؤں کے استعمال سے کس طرح اور زیادہ پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ریسرچ کرنے والوں کے چیف یون لکے نے بتایا کہ اس ریسرچ میں ہم نے اس بات کا پتہ لگایا ہے کہ کس طرح شوگر کی بیماری کی دوا سے اور بھی کئی بیماریاں جسم میں داخل ہوجاتی ہیں۔ خاص طور پر ہارٹ اٹیک کا خدشہ بڑھ جاتا ہے۔

درشان امام آخرِ زمان

حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام

اے حریم قدس میں روشن صداقت کے چراغ
منتظر تھے جانے کب سے ساکنان قعر شب
گنبد افلاک میں گونجی صدا جاء المسیح
اک جری اللہ نے پہنی رسولوں کی قبا
آتش دجال جس سے چاہتے تھے سب اماں
رحمت حق کا ہوا یوں مستقل ہم پہ ظہور
کتنی صدیوں کی دعاؤں کا فقط حاصل ہے تو
نورِ عشق مصطفیٰؐ کا مظہر کامل ہے تو
مصطفیٰؐ کے رنگ میں رنگیں تیری قامت جمیل
پھر چلے رندوں میں تیرا دور جام زنجبیل
گر مسیح مصطفیٰؐ کے عشق کا ہے مدعی
اے دِلا تجھ کو جو قسّام ازل سے مل گیا
اے خدا اک ریزہء خاشاک سے کمتر ہوں میں
میرے سینے کو بنا دے طور عشق انبیاء

تیری اک ضو کو ترستے تھے زمانے کے ایاغ
صبح تازہ کا ملے شاید کسی جانب سراغ
جب ملائک نے ثریا سے کہا جاء المسیح
پھر ہوا مُردوں میں اک حاشر بپا جاء المسیح
پھونکنے کو تھی وہ سارا خرمن آخر زماں
نہر کوثر تیری صورت میں ہوئی ہر دم رواں
اس بھنور میں موجہء غم کا بس اک ساحل ہے تو
درد اُمت جس میں خوں بن کر گھلے وہ دل ہے تو
دلبرا تیری اداؤں کے ہوئے ہم سب قتیل
تا بنے تیری مکمل پیروی کی کچھ سبیل
قالبِ اعمال میں اِس آگ کو ڈھالا کبھی
اُس خزانے کو کسی صورت میں سنبھالا کبھی
جس میں چنگاری دبی ہو ایسی خاکستر ہوں میں
بیکلی میں سرنگوں دائم تیرے در پر ہوں میں

(محمد ظفر اللہ خان)

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
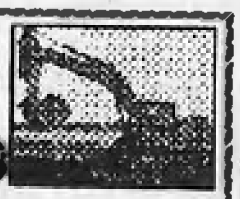
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16462:: میں ام کلثوم زوجہ سلیم احمد خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-9-27 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر مبلغ 25500 روپے بذمہ خاوند۔ زیور طلائی ہار ایک عدد 22 کیرٹ ڈیڑھ تولہ، کان کا پھول دو عدد ڈیڑھ تولہ، کان کا پھول دو عدد چھوٹا 1/4 تولہ، ہاتھ کا کنگن دو عدد 1¼ تولہ، انگوٹھی ایک عدد ناک پھول چھوٹا 5 عدد وزن 1/4 تولہ۔ قیمت اندازاً 33250 روپے۔ زیور نقری پاؤنجی چھ عدد 15 تولہ۔ چابی رنگ ایک عدد 2 تولہ۔ انگوٹھی چھوٹی پانچ عدد آدھا تولہ کل وزن ساڑھے ستارہ تولہ۔ قیمت اندازاً 1750 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 05-11-1 سے نافذ کی جائے۔

گواہ سلیم احمد خان — الامۃ ام کلثوم — گواہ شمس الحق خان

وصیت 16463:: میں سی مبارکہ ناصر بنت سی محمد مانو قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن النلور ڈاکخانہ النلور ضلع پالکھاڈ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-11-25 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 15 سینٹ زمین النلور (کیرالہ) میں میرے نام پر ہے۔ جس کی موجودہ قیمت 150000 روپے ہے۔ اس میں گھر زیر تعمیر ہے۔ جو والدین بنا رہے ہیں۔ زیور طلائی دو کنگن 12 گرام موجودہ قیمت (بعوض مہر) 7437.50 روپے۔ ایک ہار 9.600 گرام قیمت 5950 روپے۔ دو جوڑا طلائی زیور 5.660 گرام قیمت 3622 روپے۔ اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم ناصر احمد — الامۃ سی مبارکہ ناصر — گواہ ٹی کے محمود معلم سلسلہ

وصیت 16464:: میں کشور جہاں زوجہ منیر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن پاٹلی پترا کالونی ڈاکخانہ پاٹلی پترا ضلع پٹنہ صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-1-4 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر 8000 روپے بذمہ خاوند ہے اس کا حصہ جائیداد ادا کر دیا گیا ہے۔ رسید نمبر 25476/5-1-05 خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ ایک جوڑی طلائی ٹاپس 10 گرام 22 کیرٹ۔ ایک عدد انگوٹھی 5 گرام۔ کل قیمت اندازاً 10000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 12500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ 06-1-1 سے نافذ کی جائے۔

گواہ شاہ محمد عبد السلام — الامۃ کشور جہاں — گواہ شاہ محمد رضی احمد

وصیت 16465:: میں نشاط فرح احمد بنت منیر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن پاٹلی پترا ڈاکخانہ پاٹلی پترا ضلع پٹنہ صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-1-4 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک جوڑی طلائی بالیاں وزن 1.730 گرام 22 کیرٹ قیمت اندازاً 1170 روپے۔ ایک عدد طلائی انگوٹھی 1.750 گرام 22 کیرٹ قیمت اندازاً 1300 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ 06-1-1 سے نافذ کی جائے۔

گواہ شاہ محمد رضی احمد — الامۃ نشاط فرح احمد — گواہ محمد انور احمد

وصیت 16466:: میں زبیدا احمد بنت منیر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ علم عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن پاٹلی پترا ڈاکخانہ پاٹلی پترا ضلع پٹنہ صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-1-4 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک عدد طلائی انگوٹھی وزن 2 گرام 22 کیرٹ قیمت 1600 روپے۔ ایک عدد انگوٹھی ڈائمنڈ والی قیمت 4690 روپے۔ کان کی بالیاں ایک جوڑی 3 گرام 22 کیرٹ قیمت 2100 روپے۔ ایک عدد طلائی چین وزن 9.700 گرام 22 کیرٹ قیمت 6000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ 06-1-1 سے نافذ کی جائے۔

گواہ شاہ محمد رضی احمد — الامۃ زبیدا احمد — گواہ محمد انور احمد

وصیت 16468:: میں بلاونکت قادری کویا ولد مرحوم ابوبکر کویا قوم احمدی مسلمان پیشہ ہومیو پیتھک ڈاکٹر عمر 67 سال پیدائشی احمدی ساکن تاوا کراوایل ڈاکخانہ کیانور ضلع کیانور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-2-6 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ خاکسار کی اہلیہ کی 12 سینٹ زمین پر خاکسار نے 18 سال قبل تقریباً 6 لاکھ روپے خرچ کر کے ایک گھر بنایا ہے جس کی موجودہ قیمت اندازاً 800000 روپے ہے۔ اور کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ خاکسار کے نام نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ڈاکٹری ماہانہ 4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد اسماعیل اپنی — العبد بلاونکت قادری کویا — گواہ ہاشف ایس وی

وصیت 16469:: میں شاہ محمد تسنیم احمد ولد ڈاکٹر شاہ محمد رشید الدین مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ فراغت عمر 78 سال پیدائشی احمدی ساکن آرہ ڈاکخانہ آرہ ضلع بھوجپور صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-1-4 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ شاپنگ کامپلکس معہ مکان تقریباً 3000 مربع فٹ قیمت اندازاً 4000000 روپے (چالیس لاکھ) تفصیل گراؤنڈ فلور دکانیں فرسٹ فلور آفس وغیرہ سکنڈ فلور پر مکان رہائشی۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد ماہانہ 3500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ 06-1-1 سے نافذ کی جائے۔

گواہ شاہ محمد رضی احمد — العبد شاہ محمد تسنیم احمد — گواہ محمد عبد السلام

وصیت 16470:: میں عذرا خاتون زوجہ شاہ محمد تسنیم احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 70 سال پیدائشی احمدی ساکن آرہ ڈاکخانہ آرہ ضلع بھوجپور صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-1-4 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر 7000 بذمہ خاوند زیور طلائی کنگن 2 عدد ایک عدد انگوٹھی ڈیڑھ تولہ 22 کیرٹ قیمت اندازاً 10000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ 06-1-1 سے نافذ کی جائے۔

گواہ شاہ محمد رضی احمد — الامۃ عذرا خاتون — گواہ شاہ محمد تسنیم احمد

بقیہ اداریہ .... از صفحہ 2

خوبصورت کام ہے اور وہ بھی حُسنِ عمل سے تب ہی ایک انسان سچا مسلمان کہلا سکتا ہے۔

تبلیغ واشاعت کا مقصد:

اللہ تعالیٰ نے اسلامی تبلیغ واشاعت کا مقصد دنیا میں اچھائی کے پھیلانے کو قرار دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّیِّئَةُ

کہ تبلیغ اس لئے کرنی ہے کہ اچھائی پھیلے کیونکہ اچھائی اور بُرائی برابر نہیں ہو سکتے۔ اچھائی کس طرح پھیلائی جائے؟۔ چنانچہ اس تعلق میں فرمایا:

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَالَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ کَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ

کہ اچھائی کو جبر سے نہیں پھیلانا ہے اچھائی پھیلانے کے نام پر فساد نہیں کرنا ہے بلکہ فرمایا کہ حسین انداز سے اچھائی پھیلاؤ اور معیار اس کا یہ بتایا کہ اگر کوئی تمہارا دشمن بھی ہے تو اس کے نتیجہ میں وہ تمہارا گرم جوش دوست بن جائے گا۔ گویا اسلامی تبلیغ واشاعت کا مقصد دشمنیوں کو ختم کر کے محبت پیار اور رواداری کو پھیلانا ہے۔

پھر فرمایا کہ یہ بہت صبر آزما کام ہے۔ یہ کام وہی لوگ کر سکتے ہیں جو صابر ہوں۔ چنانچہ فرمایا:

وَمَا یُلَقّٰهَا اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَمَا یُلَقّٰهَا اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ۔

اور یہ مقام عطا نہیں کیا جاتا مگر ان لوگوں کو جنہوں نے صبر کیا اور یہ انعام عطا نہیں کیا جاتا مگر اُسے جو بڑے نصیب والا ہے۔

اسی طرح ایک مقام پر اللہ کی طرف بُلانے کے عمل کو نہایت حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ذریعہ کرنے کا ارشاد ہے۔ فرمایا:

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ اِنَّ رَبَّکَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ (النحل: 126)

یعنی اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو یقیناً تیرا رب ہی اُسے جو اُس کے راستہ سے بھٹک چکا ہو سب سے زیادہ جانتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کا بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

نیز فرمایا:-

یٰاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْکَافِرِیْنَ۔ (المائدہ: 68)

ترجمہ: اے رسول اچھی طرح پہنچادے جو تیرے رب کی طرف سے تیری طرف اُتارا گیا ہے اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو گویا تو نے اس کے پیغام کو نہیں پہنچایا اور اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا۔ یقیناً اللہ انکار کرنے والی قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

پھر ان لوگوں کے متعلق جو تبلیغ سن کر قبول نہ کریں فرمایا کہ وہ مانیں یا نہ مانیں آپ کے ذمہ تو صرف پہنچا دینا ہے۔ فرمایا:

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ (آل عمران: 21)

کہ اگر وہ پھر جائیں تو تیرے ذمہ تو صرف کھول کھول کر پہنچا دینا ہے۔

ایک مقام پر فرمایا:-

فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ۔ (المائدہ: 93)

یعنی اگر تم پھر جاؤ اور قبول نہ کرو تو بے شک نہ کرو ہمارے رسول کے ذمہ تو صرف کھول کھول کر پیغام پہنچا دینا ہے۔

یہ آیات وضاحت سے بتا رہی ہیں کہ باوجود تبلیغ کے اور کھول کھول کر پیغام پہنچا دینے کے کئی لوگ ایمان نہیں لائیں گے ان آیات میں کسی جگہ بھی یہ نہیں فرمایا کہ اگر وہ ایمان نہ لائیں تو ان سے زبردستی کرو یا قتال کرو اور پھر تم کو فتح نصیب ہو جائے گی اور یہی "محمدی مشن" اور محمدی ماڈل ہے۔ بلکہ بعض آیات میں تو یہاں تک فرمایا کہ تبلیغ کے مقابل پر کفار بھی تبلیغ کر سکتے ہیں اور کھل کر اپنے ذہن کی بات مسلمانوں تک پہنچا سکتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے ایک واقعہ کو نصیحتاً قرآن مجید میں ذکر کیا گیا ہے کہ آج کے دَور کا ایک شخص اپنے دور کے کفار سے کہتا ہے:

وَیٰقَوْمِ مَالِیْ اَدْعُوْکُمْ اِلَی النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِیْ اِلَی النَّارِ (المؤمن: 12)

اور اَے میری قوم مجھے کیا ہوا ہے کہ مَیں تمہیں نجات کی طرف بُلاتا ہوں جبکہ تم مجھے آگ کی طرف بلاتے ہو۔

اسی طرح قرآن مجید نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام نبیوں کے بیان میں مجموعی طور پر یہ بات بیان فرمائی ہے کہ ان کے مخالف ان سے زبردستی کرتے تھے اور ان کو بزور اپنے دین میں لانے کی کوشش کرتے تھے اور واپس نہ آنے کی صورت میں ان کو قتل کرنے کی دھمکیاں دیتے تھے اور بالکل یہی معاملہ آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کے ساتھ بھی ہوا کہ کفار مکہ آپ کو زبردستی اپنے دین میں لانا چاہتے تھے اور اس کیلئے انہوں نے آپ کو طرح طرح کی تکالیف پہنچائیں، بائیکاٹ کیا۔ قتل کی دھمکیاں دیں بلکہ یوں کہہ سکتے ہیں کہ دین میں زبردستی کرتے ہوئے آپ پر اور آپ کے ماننے والوں پر وہ تمام مظالم ڈھائے گئے جو آپ سے پہلے متفرق طور پر بعض انبیاء علیہم السلام پر ڈھائے گئے تھے لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے ہی شیطان کو اپنی تبلیغ کرنے اور دین کے معاملہ میں زبردستی کرنے کی ڈھیل دے رکھی تھی اس لئے کوئی بھی نبی شیطان خصلت لوگوں کے جبر اور تشدد اور دین کے معاملہ میں دشمنی سے محفوظ نہیں رہا۔

اب وحید الدین خان صاحب کا یہ نظریہ کہ محمدی ماڈل کی ترتیب دعوت اور دعوت نہ قبول کرنے پر ہجرت اور جنگ اور فتح تھی۔ یہ بات ثابت کرتی ہے کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ اور دعوت سے تو لوگوں پر اثر نہیں ہوا تھا لیکن دعوت کے بعد ہجرت کی اور پھر جنگ کر کے فتح حاصل کر لی اور اس طرح آپ کا مشن ختم ہو گیا۔ لیکن ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکمل مشن ہی دعوت ہے۔ جنگ تو صرف آزادی مذہب کی خاطر، ظلم کو روکنے کے لئے ایک عارضی چیز تھی۔ لیکن آپ کی عظیم الشان کامیابی میں صرف اور صرف دعوت و تبلیغ کو ہی دخل حاصل ہے۔ نبوت کی ابتداء بھی دعوت تھی اور انجام بھی دعوت تھی۔ (...... باقی ......)

(منیر احمد خادم)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ .... از صفحہ 16

کو ہر طرح سے محفوظ رکھا۔ موسم کی وجہ سے کچھ دوستوں نے اسلام آباد اور کچھ نے بیت الفتوح میں جلسہ کو سنا۔

حضور انور نے انتظامیہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا اور تمام دنیا میں جلسہ سالانہ کی انتظامیہ کو یہ ہدایت فرمائی کہ پلاننگ ہمیشہ بدترین حالات کو سامنے رکھ کر ہونی چاہئے۔ اور چونکہ آئندہ سال ہر جگہ جوبلی کے جلسہ ہائے سالانہ ہونگے اور جن جن ملکوں میں مجھے جانے کا موقع ملے گا وہاں کے انتظام اور بھی وسعت اختیار کر جائیں گے اس اعتبار سے تمام کارکنان کو ابھی سے جائزے لینے چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف توجہ دلانے سے کوئی یہ محسوس نہ کرے کہ بہت حالات خراب تھے بفضلہ تعالیٰ اکثر پروگرام نہایت عمدہ تھے اور کارکنان جلسہ نے بہت محنت سے اپنی ڈیوٹیوں کو سرانجام دیا۔ میں تمام ناظمین، منتظمین مہمان نوازوں اور کارکنان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ چاہے ان کی ڈیوٹی کھانا بنانے میں ہو یا کھانا کھلانے میں ہو یا کھانا جلسہ گاہ تک پہنچانے میں ہو یا ٹرانسپورٹ میں یا صفائی میں، سب نے بہت احسن رنگ میں اپنی اپنی ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے MTA کے تمام کارکنان کا بالخصوص شکریہ ادا فرمایا جنہوں نے تمام دنیا تک جلسہ کی کارروائی پہنچانے میں بھرپور تعاون دیا۔

دنیا سے آنے والے غیر مسلم معززین جن میں یوگنڈا کے وزیر اور دیگر ممالک کے اعلیٰ حکام شامل تھے انہوں نے جماعت احمدیہ کے انتظامات اور جذبہ خدمت کی بہت تعریف کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کارکنان کو بہتر جزا عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں تم کو مزید عطا کروں گا۔ پس ہمیشہ شکر کے جذبات سے لبریز ہو کر اس کے آگے جھکے رہیں اور سب سے بڑی شکرگزاری یہ ہے کہ ہم اس بات پر شکرگزار ہوں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے اس امام کا زمانہ پایا ہے جس کے انتظار میں کئی لوگ گزر گئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی رنگ میں شکرگزاری کرتے ہوئے اس کا شکرگزار بندہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ ☆☆☆

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
Mfrs & Suppliers of .
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 56 | Thursday | 16 th August 2007 | Issue No. 33

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

میں جلسہ سالانہ کے تمام ناظمین، منتظمین مہمان نوازوں اور کارکنان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں

ہمیں ہر آن خدا تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ سب سے بڑی شکر گزاری یہ ہے کہ ہم اس بات پر شکر گزار ہوں کہ اس نے خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے اس امام کا زمانہ پایا ہے جس کے انتظار میں کئی لوگ گزر گئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی رنگ میں شکر گزاری کرتے ہوئے اس کا شکر گزار بندہ بننے کی توفیق عطا فرمائے

خلاصہ خطبہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 3/اگست 2007ء بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر احسان ہے کہ گذشتہ اتوار کو جماعت احمدیہ یوکے کا 41 واں جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ نہایت خیر و خوبی کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔ جیسا کہ میں نے گذشتہ خطبہ جمعہ میں بتایا تھا کہ خلیفہ وقت کی موجودگی کی وجہ سے یہ جلسہ عالمگیر جلسہ کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ اس اعتبار سے جماعت احمدیہ یوکے کی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کا ہر بچہ ہر عورت اور مرد اپنی اس ذمہ داری کو بخوبی سمجھتا ہے۔

حضور نے فرمایا جیسا کہ دستور ہے یہ خطبہ جمعہ جلسہ سالانہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے اور کارکنان کا شکریہ ادا کرنے کے لئے ہوتا ہے اور جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ اس دفعہ جلسہ سے کئی ہفتے پہلے اور جلسہ کے دوران غیر معمولی بارشوں کا سلسلہ جاری رہا۔ جہاں اس جلسہ میں موسم کی وجہ سے جلسہ کے انتظامات کو چلانے میں بعض دقتیں پیش آئیں وہیں جلسہ میں شامل ہونے والوں کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ خاص طور پر پارکنگ کا نظام جس میں کچھ دقتیں پیش آئیں اس کے باوجود اکثر نے انتظامیہ سے کوئی شکوہ شکایت نہیں کی اور عمومی رنگ میں نہایت صبر اور حوصلہ کا مظاہرہ کیا ہے تاہم بعض شامل ہونے والوں کی طرف سے جو نمونہ دکھایا گیا اس نے غیروں اور نو مبائعین پر اچھا اثر نہیں چھوڑا انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہم ایک ایسی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں جو ایک سفید اور صاف شفاف چادر کی طرح ہے اس پر ایک چھوٹا سا چھینٹا بھی اچھا نہیں لگتا۔

اس امتیاز کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں کہ ہماری حیثیت جماعت احمدیہ کے ایک ممبر کی حیثیت ہے اور اس کا اثر جماعت پر پڑتا ہے۔ فرمایا اگر یہ صحیح ہے کہ بعض دوستوں نے بے صبری کا مظاہرہ کیا ہے تو انہیں استغفار کرنا چاہئے۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا عموماً احباب نے بہت صبر کا مظاہرہ کیا ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو جنہوں نے بلند حوصلے کا مظاہرہ کیا ہے جزائے خیر دے۔ ہمیں ہر آن خدا تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے۔

اس موسم نے بھی ہمیں بہت بڑا فائدہ پہنچایا ہے کہ آئندہ ایسے حالات سے نپٹنے کے لئے تجربہ حاصل ہو گیا ہے۔ اس سال کی طرح پہلے کبھی بارش نہیں ہوئی تھی لہٰذا انتظامیہ کو کبھی ایسے خراب موسم کا احساس بھی نہیں ہوا تھا۔ امید ہے اس تجربہ کی وجہ سے آئندہ بہتر پلاننگ کرنے کا موقعہ ملے گا۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بھی امتحان ہوتا ہے وہ مزید فائدہ مند راہیں کھولنے کے لئے ہوتا ہے اور اس سے ہماری کمزوریوں کی بھی اصلاح ہوئی ہے اور چونکہ آئندہ سال خلافت جوبلی کے اعتبار سے تمام ممالک میں خلافت جوبلی کے جلسے ہونگے جس میں مزید وسعت پیدا ہوگی اس لئے اس سال کا تجربہ بہت ہی مفید ثابت ہوگا۔

فرمایا: گذشتہ جمعہ میں میں نے قادیان ربوہ اور افریقہ کے جلسوں کی مثالیں دیتے ہوئے بتایا تھا کہ وہاں کے شاملین جلسہ کس طرح صبر کا مظاہرہ کرتے ہیں اس دفعہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوکے کے جلسہ میں بھی یہ دیکھنے کو ملا کہ جلسہ میں شامل ہونے والے کئی کئی گھنٹے بسوں کے انتظار میں بارش میں بھیگتے ہوئے کھڑے رہے بعض کو وقت پر کھانا نہیں مل سکا اور بعض نے کھانا کھایا ہی نہیں لیکن پھر بھی سب کے چہروں پر مسکراہٹ تھی اور ایسے حالات میں بھی خوشی کا مظاہرہ کر رہے تھے۔

میں تو خود ان کی تکلیف کی وجہ سے ساری رات بے چین رہا اور ان کے لئے دعائیں کرتا رہا، ساری رات استغفار کرتا رہا، اور خیال تھا کہ اگلے دن ان کی حاضری متاثر ہوگی لیکن ہم اپنے محسن حقیقی کے نہایت شکریہ گزار ہیں کہ اس نے موسم کے بداثرات سے سب

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

اگر آج خلافت اسلامیہ قائم ہو جائے
تو کسی کو ملّتِ اسلامیہ کی طرف ٹیڑھی آنکھ سے دیکھنے کی جرأت نہ ہو

"المرشد" لاہور کا فکر انگیز اداریہ......

سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ کے ترجمان میگزین "المرشد" لاہور مورخہ اکتوبر 2006ء کا فکر انگیز اداریہ:

"پوپ بنی ڈکٹ کے بارے میں ساری دنیا یہ جان گئی ہے کہ وہ ہٹلر کی فوج اور نازی پارٹی کے ایک سرگرم رکن رہے ہیں۔ وہ جرمنی اور یورپ میں یہودیوں کی قتل وغارت میں بھی پوری طرح ملوث رہے ہیں اور اس وقت امریکی حکومت اور یہودی لابی نے اس مقصد کے لئے انہیں خرید لیا ہے کہ وہ دنیا میں تہذیبوں کے درمیان جاری جنگ کو تیز کریں اور امریکہ کی طرف سے مسلم ممالک کی تباہی میں امریکہ کا ساتھ دیں۔ پوپ کی حالیہ ہرزہ سرائی پر تمام مذاہب اور مسالک کے حامیوں نے برہمی کا اظہار کرتے ہوئے پوپ کے بیان کو غیر ذمہ دارانہ، دلآزار اور متعصبانہ قرار دیا ہے۔ کیتھولک چرچ کے نمائندہ بنی ڈکٹ کے خلاف دنیا بھر میں احتجاج جاری ہے اور مسلمان اس گستاخی پر شدید ردعمل ظاہر کر رہے ہیں۔

تنظیم الاخوان کے امیر مولانا محمد اکرم اعوان نے پوپ کے بیان پر اظہار افسوس کیا ہے اور کہا ہے کہ امت مسلمہ کے لئے اس وقت قابل غور بات یہ ہے کہ دنیا بھر میں اس وقت جتنے بھی مذاہب موجود ہیں ان کے پاس مذہبی حوالے سے ایک مرکزیت موجود ہے لیکن ملّت اسلامیہ اس وقت یکسر محروم ہے حالانکہ دین اسلام میں اس مرکزیت کو کلیدی اہمیت حاصل ہے جسے عرف عام میں "خلافت" کہا جاتا ہے۔

عہد رسالت ﷺ سے لے کر ترک سلطنت عثمانیہ تک یہ خلافت کسی نہ کسی صورت میں موجود رہی لیکن سلطنت عثمانیہ کے زوال کے بعد مسلمان اس مرکزیت سے محروم ہوئے اور یہ محرومی بے شمار مسائل کا بنیادی سبب بن گئی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ روئے زمین پر صرف مسلمان ہی وہ واحد قوم ہیں جو ایک مرکز پر جمع ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کے پاس اللہ کی آخری کتاب آج بھی اصل حالت میں موجود ہے اور اللہ کے رسول ﷺ کی تعلیمات و برکات بھی پوری طرح جگمگا رہی ہیں لیکن مسلمان مرکزیت کی ناگزیر ضرورت سے ناآشنا ہیں۔

اس وقت 56 سے زائد مسلم ریاستیں ہیں اور ہر طرح کے وسائل ان کے پاس ہیں لیکن یہ تمام ممالک اپنے اپنے مفادات کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اگر آج خلافت اسلامیہ قائم ہو جائے بالفاظ دیگر ایک ایسا پلیٹ فارم بن جائے جس کا ہر فیصلہ پوری دنیا کے مسلمانوں کے لئے قابل قبول ہو تو کسی کو ملّت اسلامیہ کی طرف ٹیڑھی آنکھ سے دیکھنے کی جرأت نہ ہو"۔ (صفحہ1)

حضرت سید میر محمد اسماعیل صاحبؓ جماعت احمدیہ اور غیروں کا موازنہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ان کا امروز ماتم دیروز
آج سے خوب تر مرا کل ہے
تھا خلافت کا جو عجیب نظام
ان کے نزدیک وہ بھی مہمل ہے
ہم مرید حضور احمد ہیں
جو نبی ہے، جری ہے، مرسل ہے

(بخار دل)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل ۶ ؍جولائی ۲۰۰۷ء)

(مولانا دوست محمد شاہد مورخ احمدیت کے مضمون سے ماخوذ)